

5475
5/10

خانہ بیاخ

حصہ اول

موسم بہ

تھرکا پیاں

آسپ و سہوا

مرا حانہ او با سہا پیاں کے۔ آتہ آتہ، اکا علم، اور وی سہ، عیہ کا سہا
 کے لہ، مارہ کی اس کا آتہ، اکا علم، اور وی سہ، عیہ کا سہا
 رٹا سہ، اور وی سہ، عیہ کا سہا، اور وی سہ، عیہ کا سہا
 عام طور پر دیکھا جاتا ہے، اور وی سہ، عیہ کا سہا، اور وی سہ، عیہ کا سہا
 کھل کھلا دیا، اور وی سہ، عیہ کا سہا، اور وی سہ، عیہ کا سہا
 نہ مری رہا، اور وی سہ، عیہ کا سہا، اور وی سہ، عیہ کا سہا
 کو ماحول میں، اور وی سہ، عیہ کا سہا، اور وی سہ، عیہ کا سہا
 اس کی وجہ سے، اور وی سہ، عیہ کا سہا، اور وی سہ، عیہ کا سہا
 اس کی وجہ سے، اور وی سہ، عیہ کا سہا، اور وی سہ، عیہ کا سہا
 یہاں توں اور وی سہ، عیہ کا سہا، اور وی سہ، عیہ کا سہا

لائق اور محمد راد مالیں اور کارستان کاروں کی یافت پر یہ امر خاص اور کسا ہے کہ وہ بدکم
 میں ایسے ہندوؤں کی سطح سے جہدای کریں جو ہم میں سے سرسری اور کاروں کو جانتے ما
 کر اور دھند سے لکھاں نہ ہو سیکھے دس گری میں لکھیں کے تھیں ٹروں سے سرری کو
 چھٹے سے لکھاں کے لکھیں و سب انی پر اور کسا ایڈوں کریں رسا سے میر پانی
 کی ہر اس سے لودوں اور سیلوں کو ٹروں سے ہر اس میں اور نہ کہ کس وہ نہ کہ مانیہ لودوں
 اس سے میر ہم یہی طہ کر ماحا ہے ہر اس کہ ہر اس سے لکھاں ہر ماکہ سے ہے
 ہر اس میں سے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے
 عا سکتے ہیں مہی سچ ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے
 ہے کہ ہر اس سے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے
 سرکاروں عالم ولایتی ترکاں ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے
 ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے
 ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے
 ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے ہر اس کے لکھاں کے لکھاں ہے

[illegible]

[illegible]

منزوع ہو کر ایریل ملک پہنچا۔ اوپر تدارک گرہی و رسالت آتی ہے۔ جنوبی ہند میں
وہ یہاں پر خراب موسم ہوتا ہے۔ منالاج سری ویشی اور سنور سے چلتی ہیں اور باش۔ کٹر
اور تیار تہہ پہر یا وہ رہتی سپہ سحر میں اس کے فدا را بھار ہوتا ہے۔ گلابی جاتا پڑتا ہے
اور دواں ہوتا ہے۔ ہمارے جموری اندر فروری سے ہمارا موسم شمار ہوتا ہے مگر رات کو
آؤں بہت زیادہ پڑتی ہے۔ مارچ اور ایریل میں کسی قدر بارش ہو جاتی ہے اور یہ وقت
نہارا کے خوب نشوونما کا ہوتا ہے سٹی اور جوں میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ عروانی میں
سونی ہواؤں کا آوارہ ہوا ہے۔ پورا سالانی ہوا اور یہ موسم فوٹر تک رہتا ہے۔

پہاڑیوں کے لئے قلعہات کیسے ہونے چاہئیں

سامان، لود، سہلے ضروری شے ہے کہ رہیں گا ابک خاص نقشہ مندر کر لیا جائے
اور ہر جگہ صحت دہی ہی ضرورت ہے۔ ہوس تاکہ کاشفہ کی جائے۔ اندر تکریم کا دل سے
سرتر کارماں ہونے کیلئے جس کے وقت اور منہام کی بسبب چند ضروری باتیں بھی ہیں۔
اگر اس کا خیال اور نظر رکھ لیا جائے تو اس سے نہ بڑا فائدہ منہم و رسپہ کر دین۔ رکانت لائے
ہوئے جو طوں بات سے رہا ہو۔ رگا اس کو فیصل کے لئے استیج کیا جائیگا
اور اس کے حکم سے رہیں گی۔ صحت سے لے کر ہر شے ہو جائے گی۔

آیات، رہنے کے لئے وہ فقط اور اس رستہ میں ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ ال
سہل سے پہنچو وہ سفر کی کشتی میں اور دو درجہ اس قطعہ کے چاروں طرف ماحول
رستہ میں اور انہاں شاخوں کے واسطے وہ رستہ میں اس کے گرد و گھائل چھاڑیاں ہوں
ایرل کی کم مہم ماحولہ ہمارے ماحولہ میں تہہ اس کے چھو کوں سے جو طوں رکھیں اور نکا ابک
اس سے ماحولہ میں ماحولہ ہمارے ماحولہ میں اس کے چھو کوں کے چھو کوں کے گرد و گھائل ہوں
یہ وہ ہے جو ہے ہمارے ماحولہ میں ہمارے ماحولہ میں اس کے چھو کوں کے چھو کوں کے گرد و گھائل ہوں
اذا تہ طوں میں ہمارے ماحولہ میں ہمارے ماحولہ میں اس کے چھو کوں کے چھو کوں کے گرد و گھائل ہوں
سہل سے پہنچو وہ سفر کی کشتی میں اور دو درجہ اس قطعہ کے چاروں طرف ماحول

گر کوئی کاماب ہے کہ اسی ارہی کم ہے۔ سامان کو لے کر اپنے سب زمیں کا احتساب کر لیا ہے
 کوئی محدود اس قسم کی زمین سے کھاد کسی کرنی چاہیے کہ ہمارا مکمل ہو تو کچھ حصہ ملتا
 ہیں۔ یہ اس سے محنت اور زحمت سے دور ہے۔ کر سکتے ہیں اور اس میں اگر ہل چلو اور سا جاتا
 تاکہ مٹی پر وہ بھی آئے۔ اور اگر زمین پر جو کی تلاش ہو اور اس میں اگر آگے آگے مل جائے
 جو اس میں خوب مٹی سمیٹ کر کھار ڈالی جائے۔ مثلاً لکھوٹے کی لہ، سنی کی مٹی اور ہونی
 کھاد و بازو میں کا کوڑا کرکٹ دیگر گورادر سے ملے۔ وہ جو کی کھاد نہ ڈالیں۔ مگر اس قسم کی
 کھادیں شمار میں کیجاں ہیں۔

شمالی ہند کے علاوہ شمال وسطیٰ کی زمین بھی بہت عمدہ ہے۔ یہ مائت کی کاشت
 سے لینے بہت عمدہ مائت ہے۔ ہند میں ساتواں جس قسم کی کھادیں کو سکتے ہیں
 رنگال کے مٹی سے ملے۔ یہ مٹی کی زمین میں بہت پائی جاتی ہے۔ چرنی اور کس مٹی سے
 کی۔ اس مائت کو ہم سے ملا۔ انکی بہت اچانک و مٹا ہے اور ہونی بہت مٹی سے اچانک مٹی
 ساتواں ہے۔ یہ وہ زمین ہے۔ یہ مٹی سے مٹی اور مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے
 یہ مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے
 کی کاشت بہت اچانک طرح سے ہونی چاہیے اور اس قسم کی زمین کی بہت قدر کھاتی ہے۔
 مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے مٹی سے

سامان کو لے کر اپنے سب زمیں کا احتساب کر لیا ہے
 کوئی محدود اس قسم کی زمین سے کھاد کسی کرنی چاہیے کہ ہمارا مکمل ہو تو کچھ حصہ ملتا
 ہیں۔ یہ اس سے محنت اور زحمت سے دور ہے۔ کر سکتے ہیں اور اس میں اگر ہل چلو اور سا جاتا
 تاکہ مٹی پر وہ بھی آئے۔ اور اگر زمین پر جو کی تلاش ہو اور اس میں اگر آگے آگے مل جائے
 جو اس میں خوب مٹی سمیٹ کر کھار ڈالی جائے۔ مثلاً لکھوٹے کی لہ، سنی کی مٹی اور ہونی
 کھاد و بازو میں کا کوڑا کرکٹ دیگر گورادر سے ملے۔ وہ جو کی کھاد نہ ڈالیں۔ مگر اس قسم کی
 کھادیں شمار میں کیجاں ہیں۔

کہ ہوا اور پانی کی اچھی طرح سے آملاؤ، وقت ہو سکے اور کاستکار اس پر اچھی طرح سے بھروسہ کرے
 نزد اور بلا تاخیر سے کام کر سکے، بعض زمینوں کی اوپر کھیت عام ہوتی ہے، گرنیکہ کی
 سطح مختلف نکلتی ہے۔ اس لئے حور میں قریب دو فیٹ عمق تک سبسی ہو جس میں مناسب
 اجزاء متحرک اور غیر متحرک شامل ہوں اور مٹی فرما کساں، صاحب کی ہو وہ عمدہ کی جاتی ہے
 عموماً میں کی اور یا کاشت میں طرح سے کر سکتے ہیں کہ جس کی مٹی کا اچھا حصہ متحرک
 اجزاء سے متخل ہو اور ان کے متحرک اجزاء کے ساتھ مناسب اجزاء مٹی ریت ملا ہے چوکنے
 گنیشیا و غیرہ کے ہوں زمین پر اس سے کہیں کئے کہ جیسے ہر مرتبہ زیادہ کھاد کی ضرورت نہ
 ٹرس اور رنگا مٹی کی فصل دینے والی اس سے کہیں کہ میں میں ریت کا جزو زیادہ
 اور جگہ مٹی کا جزو کم سے کھاد کی بہت زیادہ ضرورت ہے، ریت کی زمین سے کہیں کے
 خود یاؤں اور مٹیوں کے کنارے ہو، یا دو در باؤں یا مٹیوں کے مابین دفع ہو جو مٹیوں کے
 کھڑے خاصہ رہتے ہوں۔ ریت زمین میں غالب ریت کا جزو بہت ہوتا ہے اور اس
 قسم کی زمینوں میں کشتی قسم کی سری زکریاں اور تلو در لوڈ کے بہت چھوٹے اور کثرت سے
 پیدا ہوتے ہیں کہ در باکی نرمی ریت کو تلو و ناک کی بہت قوت عطا کرتی ہے جس سے ریت
 میں نرمی رہے اور در با سے چھینے ہیں اور یہاں سے زیادہ پانی آتا ہے اور زمینیں
 غراب ہو جاتی ہیں اور جب پانی آتا جاتا ہے تو سر آمد ہو جاتی ہیں۔ پانی میں ڈوبنے
 رہنے کی حالت میں یہ محلول نوراک حاصل کر لیتی ہیں۔

شمالی ہند میں زمین قدر تا عمدہ ہے گو بعض مقامات میں کچھ نقص پایا جاتا ہے۔
 گرنی اٹلی ایلی ہے اور سائنس کی کاشت کے لئے بہت مناسب ہے اس میں کھیتی
 مٹی کا خوب جزو ہوتا ہے اور اس سے اچھی طرح سے درست کر کے نازک سے نازک
 اور اس دار یو کے پیکو لو سے سواوس۔ وہ کھیتی کی بہت مناسب ہے۔ اس میں اس میں
 ریت کا جزو زیادہ ہے وہ کسار ڈا ہے۔ بہت باریک درستی ہو جاتی ہے اور اس میں بہت
 عمدہ ہوتی ہے اور یہاں تک کاشت کے لئے بہت مناسب ہے وہ ہوی سے بہتر ہے
 مٹی کے ڈاڑے سے بہت ہوں اور اس سے کھیتی اچھی طرح سے ہو سکتی ہے۔

آج کل ورگیمیاں جو بھولوں اور ترکاروں کے سچ و دروغت کرتی ہیں سبھوں کے
 ہمراہ ہدایت کا سرور ہے۔ یہی ہے جو ہمیں سچ و دروغت کے درمیان میں رہنے کی ہدایت
 دیتا ہے۔ یہی ہے جو ہمیں سچ و دروغت کے درمیان میں رہنے کی ہدایت دیتا ہے۔

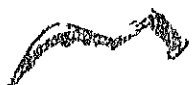
پیش کی وراثت

ہوا سے ان بیجوں کو جس طرح رکھنے ہیں وہ طریقہ بہت ناقص ہے۔ اس طریقہ سے تخم کی قوت تہذیبہ نہ قائم ہو سکتی ہے اور وہ زور مارا جاتا ہے جو نہایت کم ہوتا ہے۔ ستروں اور نقسوں کے نام سے روٹی، پیلی، وادھہ، پتہ اور گردو، حنا، ٹھٹھہ، چھوٹے پتے، گونگہ، گدگد، راسا، رام، سبزی، درویشوں کی طرح، چنایا، پتہ

ہیں۔ اور کئی کئی دنوں بلکہ ہفتوں تک روز و رات سوچا کرتے ہیں کہ میری سروس
برسات کے موسمی تغیر و تبدلات کا اندازہ ملے تو میں خیال نہیں کرتا کہ میری اس بات کا
ٹراخیال کرتے ہیں۔ اور ان کی مخالفت کہ مقدمہ سمجھو تو میں یہاں سے قلم منگولے سے پھا
ہیں۔ وہاں سے کاغذ کی کٹی کٹی ٹکڑیاں لپیٹ کر لے کر آئے ہیں۔ یہاں سے نہایت احتیاط سے
بہر کیا جاتا ہے تاکہ ہوا کا نام نہ لگے۔ اندر نہ جاسکے۔ اور موسمی تغیرات سے محفوظ رہیں۔
لوٹنے کے لئے کھولے جاسکے ہیں تو فی الحال وہ یہ ہیں کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں
کہ میں ہاں میں کس میں سے نکالے جا رہے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ میں ہاں میں
اور یہی پہچاننے کا اندازہ ہے اگرچہ میں تو بالکل میں پھر کہ کاک کس لڑکا دیا جاتا ہے
اس وقت کو قلم منگولے سے لے کر اس قلم منگولے سے لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
سے نہ صرف ہر سال میں ہر ہفتہ میں ہر روز میں ہر گھنٹہ میں ہر لمحوں میں ہر لمحہ میں
ماہر طبیعیاں ہیں سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کس ہاں میں ہاں میں ہاں میں ہاں میں ہاں میں
سیل کی روشنی اندر جاسکے۔

ہندوستان میں بھی کوہ مندری ہر روز قلم منگولے سے لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
کاروان میں۔ ان کے دنیا کے ہر جہے۔ یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
رہتے ہیں اور عہد سے عہد میں انہیں لکھتے جاتے رہے۔

سہارا اور اہور کے سرکاری باغیچوں میں منگولے کے ہر طرف ہر طرف
سام سیرنگسٹ ہاٹل کے مکمل کاروبار میں۔ یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
رہا اس سے پہلے عہد قلم منگولے کے ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف
مقامات میں تیار کئے جاتے ہیں اس کو ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف
اس کی فرسٹ منگولے کے کاروان میں کچھ نہ ہو۔ یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
حاکمان کے کاروان کے مکمل لئے اس کو ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف
سے عہد قلم منگولے کے کاروان میں کچھ نہ ہو۔ یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
عہد قلم منگولے کے کاروان میں کچھ نہ ہو۔ یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے



۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

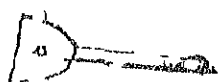
پورے اور سہل کو کاٹ کر سکا لے پس بڑی مدد ملی

”یہ اس کے والد کے بغیر ہو گئے تھے۔“



(۶) سکڑی کی تھپائی۔ سکڑی کی کھلی کو علاوہ نہیں

کیونکہ یہ سارا وقت کیا لوگوں کی فطرتوں، انہیں بکریوں اور دھنوں پر ہے۔



۱۰ چوٹی بھٹاڑی۔ چوٹی بھٹاڑی کی ۷۰ میٹر دیوار

۴۰ ہزار روپے میں کھاد کی ٹوکریاں ڈال کر اس کو بھیجا گیا تھا

اور قطاروں کے بنائیں بھی کی جاتی ہیں اور امداد دیتے ہیں۔

اس آگاہ کے علاوہ نوکر ماں بیٹا سناں مانس و مشرہ بھی سب کام کی خبریں میں تھی تھیں

نہیں رہی اور مارک پو دوں کو دھوپ سے بچانے کے لئے اس سے کام لیا مگر تاہم

موسم سرما کی خبر لگایاں

مومنہ سہیل کی ستر ترکاریوں میں میٹر کا دم غائب ہے۔ فرنگی اور ہندوستانی دونوں اس سے

ہم بت سوتی سے کھاتے ہیں۔ فرنگوں کا اسے کھانے کا طریقہ سادہ اور مہذب و مستحسن ہے

اے کلمہ الہیہ ہے ہر دہائی اس میں کئی کئی کھانسی تھیں اور تھوہار اور ہر اکھی کہاتے تھے حیا اولوں

میں وال کرتا رہی گئے طور پر اٹھائے ہیں آخری ہر اس "واکر" کو بھی کھائے ہیں غرض کہ ستر

کی تمام سرحدوں میں بہت چھان بینی ہے۔ پہلے اسلحہ حبشی ہے۔ چھ تو ہماروں میں

۱۰۔ سگراں بختمی سہن جوں موں راوہ اثر ہے لگتی سپرد لیسے چمک سی مونی عالی

۱۰۔ انٹرمیڈیٹ میں اگر تین بار بے سروسر کٹی ہو، تو کئی کھانڈ لو بھی بہا اٹھی

معلوم ہوئی ہے۔ اگر نگرانی کے طور پر کھانا تو بھی ہمارے لئے بہتر ہوئی ہے۔

اس کا پورا اکرنا شروع کیا ہوا ایکسپریس ہو گیا ہے لہذا یہ

اور کوئٹہ خانہ راجا تو اس کے چوسے خود بخود چلے آئے اور وہ کہنے لگے: "وہ تھے ہیں اس"



وہ کسی بہت بڑے عالم تھا، علم تھا، مذاک شہال، ہرگز نہ کہ لیو یہ اور عربی ایسا کا
 نوازا، پتہ تھا کہ اس کے متوطن زدن کر لیا جاوے پتہ و مسالیں ہرگز نہ کہ
 او لیا کہوں یہ مانا جاوے۔ یہ اور نہ کہ اس کے او کا مال دتا ہے، آج تو یہ ہے کہ
 اس کے مال کو دیکھ کر اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ
 اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ
 اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ
 اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ اس کے لئے ہرگز نہ کہ

۱۔ جھ پتے لہڑاں سے کھلیاں اترنے لگتی ہیں اُس میں صرف خوبی ہے کہ
اُس کی فصل بہت جلد بار ہو جاتی ہے درندہ اُس سے پھلیاں بہت کم اُترتی ہیں پھلیاں
میں سے کم ہونے ہیں اور دالچہ میں بہت اچھے نہیں ہوتے۔ یہ سگال میں ایک تمام کاسک
نائل مٹر بکیرت کو باہا ماسپے سے کلکتہ کے نواح میں چھوٹا مٹر کہتے ہیں جو کہ یہی بہت جلد
تیار ہوا ماسپے اسلئے سب سے پہلے بازاروں میں آجاتا ہے اور بچے لگتا ہے کہ بچوں
میں ہونے کے قابل ہیں ہے کہو کہ اس کا دالچہ اچھا نہیں ہوتا۔
۲۔ عورہ اقسام کے مٹر یہ ہیں۔ تیرہ فیش پستیں نیو۔ ڈنٹس امیر ٹیل آئر لین ڈنر مک لی
اس ٹیل جس آڈا لٹر وغرہ وغرہ۔ بہ نام انگریزی ہیں اور بالفاظ صاف دیکھے گئے ہیں۔ در
عام طور پر انہیں مٹر کہہ سکے ہیں۔ ان کے پودے ہا مے اونچے ہوتے ہیں خوب پھلتے اور
یکو لیتے ہیں پھلیاں بڑی بڑی اور دالوں سے بھری ہوئی نکلتی ہیں۔ ذائقہ نہایت عمدہ
اور لیس ہوتا ہے۔

۳۔ شمالی ہند میں مٹر جس جگہ چاہیں ملا مزید تردد لو سکتے ہیں۔ اس کے پودے کے لئے
کسی خاص قسم کی زمین تلاش نہیں کرنی پڑتی۔ البتہ ایسی زمین جس میں سے کھاد نکالیں
لی گئی ہوں۔ اور اُس سے کھاد وغرہ کی شکل میں کچھ حوراک نہ دی گئی ہو ماسپے میں الیہ
زیادہ کاشت کر کے کمزور کر دیا ہو۔ مٹر کی فصل خاطر خواہ ہمیں ہوگی۔ درندہ اور تمام ہندی پلوں
کی زمین میں مٹر عمدہ طرح سے پیدا ہوا ماسپے اور کچھ زیادہ کھاد سے کی گئی جہاں ضرورت
ہو ماسپے ایسی زمین جو سخت ڈھیلوں والی اور چنی ہوئی۔ ہو اور سرد ہر جگہ پاتا
ریت کا سرد مودہ اور مٹر کی فصل کے لئے بہت سی جگہ لگائی گئی ہے لیس جتنے ہیں کہ مٹر ایسی
کمالوں میں ہونے لگا ہے جس میں مٹر اسی میں کھاد نہ لی گئی ہو ماسپے میں لگائی ہو
ماتر ڈالنے کے عرصہ میں جو کہ ہو۔ اگر کسی اور مٹر کا لکھتے ہیں کہ نہایت ضرورت ہے
کھاد عمدہ مٹری ہوئی اور ختم شدہ ہوئی جائے پھر کچھ مصالحہ ہمیں خواہ درندہ اگر فصل
لگائی جائے کچھ رچ تیار ہوگا۔ ایک مٹر ماسپے سے خواہ اس کھد سے ڈال کر سرد
گلابی ماسپے کے ہونے۔ مٹر کی فصل کے لئے ذیلی جانی جائے دار مٹر ہوتا۔

سبز کارپوں میں آگ اس سے بر دل عزیز ہیں کہ بار بار پیش آکر
وہ بٹھتے ہیں



بار باروں میں جس میں سبز کارپوں کا ٹوٹا ہوا ہے تو اس پر پرچہ در پرچہ ہوتا
ہے۔ سنت ماروں میں جھکے بار سے رکاب بان کی مدد ہو جاتی ہیں آگ ہر وقت لپکتی
ہیں وہ تھکے ہوئے ہیں، سارا دن کو، مالو ہر گاہ کہ تم ویش لی جاسکتے ہیں اگر براہین
ہر وقت سرق سے کھاتے ہیں۔ گوتہ پیش کو یہ بطور دور دورہ کی ہوا کہ کہہ دو۔ لے جائیں
ہندوستانی اس سے اوروں کے واسطے ہیں۔ مارک تھیں۔ تھوڑے دار بھی سنا ہے
جس خشک بھی مٹا ہے۔ اوماں کر جو کہہ وہ اس کی ماریاں، مانہ ہیں۔ بہتر ہے
لوگ سر سے آگ سے پہلوں کر گنا جاسکتے ہیں اس کی ماریاں ہیں۔ اور پوٹوں
میں بھی لپاؤ مٹھتی ہیں۔ مٹھنے مٹھنے ہر۔ جاو لوں میں ڈالی کر ان کا ٹوٹا مٹا مٹا ہے
ا۔ بہتر ہے۔ ویش رورہ۔ جس سے کہہ۔ سنا کہ کام لپٹا ساریں اس کی تھک

بھول گویا کا بڑا اور کھرا ہوا اور لدہ ہونا میں اور کاشتکار کی عقل اور رخصت ہونے پر
افسوس کہ ہمارے ہم وطنوں کو اس باب کی کم برواہ ہونی چاہیے
اہل یورپ کے اور سرکاروں کی طرح بھول گویا کی کئی ضخیم بنائی ہیں جو براہ سعادت
اور دائرہ شناخت کی جانی ہیں کسی کا بھول بست بڑا اور سفید ہوتا ہے کسی کا درمیان اور
رودی مائل کسی کا چھوٹا مگر مدور اور خوش ذائقہ۔ مسالوں میں پھول گویا کے پتے ہوتے ہیں
موسم ماہ جون کے وسط سے اگست کے اخیر تک رہتا ہے۔ اگر مالک باغیچہ خرد گدا
منگلو ہوں تو ماہ اکتوبر کے شروع سے اکتوبر کے اخیر تک ہوتے ہیں چاہے شہر، اگر باغیچہ بڑا
بھول گویا کی کافی مقدار نظر ہو تو محم اور جگہ سے منگوانے چاہئیں اور ہلکے موسم خزاں
فروری سے اپریل کے اخیر تک ہوتے ہیں۔ اگر ولایتی نعمت ملو اگر ہندوستان میں ہوں۔ راجا اور
توسلے ایک دہ اقسام کے جس کے بھول کھاسہ و پیسے نہیں ہوتے ہیں چھپے و لاپتہ ہیں
باقی سب عمدگی سے نشو و نما ہوتے ہیں۔ چونکہ گویا کی پیوری اور قسم کی نباتات کی نسبت
زیادہ ناک ہوتی ہے۔ اس لیے ہر امت ادا یا د چاہیے اور کبابوں کو خوب دیکھنا۔ ستار
کرانا چاہیے۔

حسن قطعہ ارضی یا بھول گویا لونی ہو اسے اصل رسات شروع ہونے لگتی ہے۔
پہلے اچھی طرح سے کھو دینا چاہیے تاکہ ہوا طبعیت آنتاب اور مارش کے مانی سے چمکے
چو اگر فصل گنتی لونی ہو تو سطح اس باغ کی زمین سے ایک فٹ اونچا رکھنا چاہیے
تاکہ مارش کا مانی زیادہ درجہ تکسما ہوں اور نہ کھینکے اور نہ پودوں کے ٹرے کھڑے
اور نہ ہوں۔ اگر فصل چھپی بلکہ رسات سے دور ہونی منظور ہو تو چھوٹا ہونا چاہیے تاکہ
کوئی ضرور نہ بنیں۔ چھپے گویا کے پتے ہوتے ہیں زمین سے لی اور قسم کی مونی ہیں
حسن میں اور بہرہ کاریاں ہوتی ہیں کھیتی جگہ میں نہ ہونے چاہیے کھڑا ہونا چاہیے تاکہ
ریا نہ بنیں رہی مانی گویا کے پتے مٹری ہوئی ہوتی ہیں کھاد بہت عرصہ کا کھو ہوتی ہے
اور ان کو بہت دور اچھیاں کر گئے گی مانی ہوتی ہیں اٹل کر دی اور نہ ہوں۔
اگر یاں اور نہ ہوں کہ مٹریں پھرتی ہوں اور باغیچہ اور نہ ہوں۔

لگتے ہیں اس وقت یا فی دینا قسطی بند کر دیا جاتا ہے اور جب پتے مع ڈنڈیوں کے خشک ہو چکے
ہوں اس وقت آلو گھوس کے جاسکتے ہیں +

بیٹاڑوں میں آلو بوسلے کا وہ طرز بہت اچھا ہے جو یورپ میں مروج ہے اور جس کی
نشریح ہم بھی کر چکے ہیں تجربہ کے لئے بغیر مالک سے آلو کی چند قسمیں منگو کر جا بجا لگوانی
درجہ میں بیٹاڑوں میں فصل کے لئے پانی کی اس قدر ضرورت نہیں ہوتی جس قدر میدانوں
میں۔ اس لئے وقت پر پانی دینا اشد ضروری ہے +

پھول گوہی

موسم سرسلی بہتر ترکیبوں میں پھول گوہی بھی سربرا آوردہ کی جاسکتی ہے کیونکہ جاڑے
مہر اس کا استعمال رہتا ہے۔ علاوہ انگریزوں کے ہندوستانی بھی اسے پسند کرتے ہیں +
اور اسے طرح طرح سے بنا کر کھاتے ہیں پیدائیل گوہنگی آتی ہے مگر بعد میں بہت سستی ہو جاتی ہے
اور ہر شمس ماسے خاطر خواہ خرید سکتا ہے +



لکھ چکے ہیں، صرف دو لاکھ اور گلوں کا سہم۔ گلوں میں بڑا سا بیڑہ رہتی ہے۔ اس کے ساتھ
سے یوں دوں کو دس سو اسی ماراں اور ستر سو اڑھائی سے بروقت پہنچا دیتے ہیں۔
گڑھی کو کوئی قسم کا کپڑا بھی لٹکھا ہوتا ہے اس لیے اس کا سادہ سا منظر نہایت خوبصورت ہو جاتا ہے۔
مال رو دکھائی دے کر لوگ اس سے حیران رہ جاتے ہیں۔ دوسرے تیسرے سواروں کے ساتھ
کی راکھ بیٹوں پر لگی ہوئی جھڑکیں۔ ماکہ کی چیمہ بھر دینا، ایک قسم کی انگریزی دوا کے گڑھا،
دوا فرود ہونے کی آواز سے گھبرا جاتا ہے۔ لکھنا۔ بیانی میں خاک فرود کرنے سے
یوں دوں پر چڑھ کر دیر (فی عجوبہ) سوار پانی کا اندازہ رکھتا ہے، شہر میں آتا ہے کہ وہاں
نکل آتا ہے اور درختوں کے درمیان سے گزرتا ہے۔ لوٹتا دوا ماراں پہنچا کر، کوٹ
سٹانے میں۔ الہ چو کوٹ سے نکلتا ہے۔ سٹانے کے لیے اس کے پاس ایک ہی ایک چو کوٹ ہے۔
سٹانے کے لیے ایک لگنا سب سے تم کی گھوڑاں اور گڑھ کے کوٹ۔ بڑے بڑے گڑھ ہیں۔
سرسر ترکت ہے۔ سٹانے کے کوٹوں کے نیچے کھڑا کھڑا اس آہ۔ اہستہ بلاترکت ہے۔
آسانی سے گڑھ کے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اہستہ آہستہ، بلاترکت ہے۔ اس میں
پہاڑوں میں کوٹھی کے لیے یہی طریقہ نظر رکھنا کافی ہے۔ حرم، الہ چو کوٹ
لے لکھنا گڑھ ہے۔ صرف یہ سال رہتا ہے۔ آہستہ آہستہ۔ یہ گھوڑا سٹانے کے کوٹوں کے
سے اچھے تانے میں ہوتے ہیں۔

زرد گولی، روگولی بھی ہیں، کوٹھی، ایک قسم کے۔ یہ مس کی اس ایک قسم کے مسکال ہے۔
وہ اس میں لپٹا ہوا ہے۔ یہ مس کی کوٹھی، راہ چو کوٹ، سٹانے ہے۔
سوار ایک زرد گولی، یہ بھی گولی کی ایک قسم ہے۔ یہ مس کی کوٹھی، راہ چو کوٹ، سٹانے ہے۔
ایک کھلی میں ہوتا ہے۔ لکھتی ہوئے ہیں۔ لوٹ میں اس کی اس لکھتی راہ کی جاؤ،
میں، اس کے راجہ میں گولی کی اور کوٹھی قسم کے مانتے ہیں۔ ہولی اس وقت لکھتی
رکادی کے لیے یہ مسکال ہوتی ہے۔ ہوتا وستان میں اس کی کاشی کی جیہاں ضرورت
ہو رہے۔ فرنگی صاحب، لکھتے ہیں کہ میں نے یہ مقام حرم میں اپنے ملنے میں اس کو
طور پر لکھا ہے۔ یہ مسکال حرم میں لکھا ہے۔

موسم دونوں جنگ ہوں نہ فی الفور میں کے فوارے سے پانی دینا چاہتا ہوں اور جب ضرورت مانی دیتے رہیں۔ دوسرے کے وقت تک طین آفتاب ریا۔ ہوسا یہ کہو سہا چاہتا اور تیسرے پہر کھولیں جب بیج پھوٹ کر پودے نکل آویں اور چند روز کے ہو جاویں اس وقت سائبہ کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔

بیج پودے کا عمدہ موسم ستمبر کے وسط میں ہوتا ہے یا اکتوبر کے شروع میں اگر ت میں تمازت آفتاب زیادہ ہونی ہے اس لئے اکثر پودے ماسے جلتے ہیں جب پودے چار پانچ سچ اوپکے ہو جاویں اس وقت انکا پتہ اکھاڑ کر باقاعدہ کیا روں میں لگانے چاہئیں۔ کیا روں کو خوب اچھی طرح سے درست کر کے کھا دھو جاویں اور پھر مٹی کو اس قدر تھوڑا کر کے کہ کھا د اور مٹی ایک جاں ہو جاوے۔ مٹی چھوڑ دینے کے بعد لوں کو اسی طرح بیڑے رہنے دیں مگر خیال رہے کہ کھدائی موانع سے کم نہ ہو ورنہ پودے کی جڑیں مضبوطی سے قائم نہیں ہوں گی اور تہہ کہ ہو جاوے گی۔ جب کہار لوں کی سطح سے طرح سے درست ہو جاوے تو تیس لکڑی اور چار باندھ دوڑی قطاریں کھودیں جس کا ماحصلہ اٹھا۔ بیج سے کم نہ ہو۔ پودے کا ڈگر مٹی بھر دینے جاویں پودوں کا اس میں ماحصلہ اٹھا رہے ہونا چاہئے۔ پودے کے بعد پانی دیں اور جب موسم جنگ ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پانی دیں۔ بعض بڑے کھاد اس کے بدلے کی یہ کہ۔ اس کے بجائے اس میں لکڑی اور اچھی اور کچی قطاریں بنالیں۔ جس کا آئیں۔ ڈگر مٹی ماحصلہ ہو۔ سائی کہائی میں کھا ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف جن سوزہ میں پینری لگائی ہو ان میں کھا ڈالیں۔ سوزہ آٹھ انچ گہرے اور آٹھ انچ چوڑے ہوں۔ پودا لگا کر جڑوں میں مٹی جڑھا دیں۔ ہمارے خیال میں یہی ترکیب زیادہ سوزوں سے ناکارہ کھا سونکر کیا روں سے احتیاط سے اکھاڑتے رہیں اور وہ چار مرتبہ آہستہ آہستہ گرائی کریں جوں جوں پودے بڑھتے جاتے ہیں کسی قدر مٹی کی جڑوں میں چڑھاتے رہیں تاکہ ہوا کے زور سے اور ہوا سے چھوٹے جاتے مٹی کا کسی قدر۔ اگر ہوتا ہے پانی کی۔ یہ نہ ضرور کھیں۔ یہ نہ تہہ خاطر خواہ نہیں لگا۔ گوئی لکڑی لگا۔

بند گو بھی یا کرم کلہ

سد گو بھی یا کرم کلہ کو نہ نسبت ہندو سنائیوں کے اگر زیادہ شوق سے کھاتے ہیں۔ ہندوستانی اکثر اس کی بھجیا بنا لیتے ہیں۔ یورپ میں بند گو بھی کی بہت سی قسمیں ہیں۔ یہ گو بھی اکثر لیپے مقامات پر ملتی ہے جہاں انگریزوں کی کچھ آبادی ہو۔

مبدلوں میں اگست کے وسط سے اکتوبر تک کے اخیر تک بوسکتے ہیں۔ پہاڑوں میں فروری کے آخر سے ماہ مئی کے اخیر تک بوسکتے ہیں۔ بانجی کی کاریوں کو خوب دھون کر کے بچوں کو چھڑکواں ڈالیں۔ ۱۵ مربع فٹ تک کے لئے آدھ چھٹا تک بیج کافی ہیں۔ بیج چھڑک کر بار تک مٹی کا لکھا غلاب دیدینا چاہئے تاکہ بیج ڈھب جائیں۔ اگر تخم پاشی کے وقت زمین مرطوب ہے تو فی الفود یا فی دسینہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر زمیں اور



یہ پوڑا جاسے تو یہ پھر بڑا آٹا ہے۔ مگر اس ترکیب سے زیادہ دائرہ متغیر نہیں رہتا ہے۔

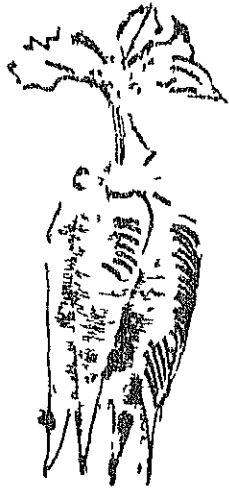
ترسلہ ہوا ٹس۔ یہ بھی ایک قسم
کی بند گوبھی ہے جس کے بجائے ایک حرکت
کئی چھوٹے چھوٹے سر ہوتے ہیں یہ تو
میں جی پیدا ہوتی ہے اور اس کی نیا
قد اس لئے ہوتی ہے کہ یہ ایسا
موسم میں ہوتا ہے کہ کھانا اور زور بٹا
بہت کم ہوتی ہیں ہندوستان
میں بھی گراس کہہ کر کے پختہ
کئے جاتے ہیں تو یہ یہاں ہر موسم
میں گر کر کھاتے ہیں چندان
نہیں کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
ہوتی ہے

بڑا کول اسکا کول کول یہ بھی با گوبھی کی ایک قسم ہے جس کے پتے لٹے ہوئے



اور یہ پتے ہیں اور اس کے سرے پر عسل ہے۔ یہ پتے ہیں اور اس کے سرے پر عسل ہے۔

دیکھا جائے تو وہ گاجر جس جو ہمارے عام رہنما اور کارس کا بیدار گیت ہے صرف موتیوں کے
کھلا سیکے لائی ہیں۔ ان میں حلاوت ہونی چاہیے۔ راکت نہ چھیٹل نہ صورت نہ رنگ اور
نہ نام نہشت۔ صحت ہونی ہی ان میں ہونی چاہی ہے۔ جس کا ہضم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے
سرے پر کئی کئی چھوٹی چھوٹی شاخیں نکلی آتی ہیں۔ جو اسے ہمارے رہنما ہوتی ہیں۔ وہ اپنی گاجر
کے اتمام کے ختم ہاں سے آگے میں بسل کے آخر میں جو اس جگہ سدا ہوتے ہیں ان کو ہونے
سے پہلی ڈالو حاصل نہیں ہوتا وہ رنگ روپیہ ہی ہیں رہتا سدا ان میں اسے ماہیت
کے وسط سے نوں کے آخر تک ہو سکتے ہیں۔ ہاڑوں میں فروی کے حیر سے پہلے آخر تک
ہوتے ہیں۔ مگر یہ جگہ سے کتر نہیں ہیں۔ یہ موسم کے تغیر و تبدلات کو بہ نسبت ہاں والے
بیجوں کے ناماتی جھیلنے ہیں۔ اگر گاجروں کا زیادہ خرچ ہو تو وہ سر ہنر ہے کہ ہاں کی
فصلوں سے حاصل کئے ہوئے بیج فصل آگیتی کے لئے کوٹس اور ہاں سے آئے ہوئے
فصل بھینتی کے لئے



گاجر جس ہندوستان میں تمام ایسی زمینوں میں
عقدگی سے پیدا ہوتی ہیں جناب عام نباتات میں ہوتے
مگر اس کی عمدہ فصل حاصل کر لینے ضروری ہے
کہ پہلے کباریوں کی مٹی کو خوب باریک اور درست
بہا جائے اور زمین کو گہرا کھودا جائے تاکہ گاجر
اندرونی اندر خوب پھیل سکے دوسری زمین کو کھیاں
کہ اندوہا جائے۔ یہ نہ ہو کہ اس اوجی اور نہیں نیچی ہو
یہ منہ کے یاں لہی کی چھوٹی چھوٹی

تا حصہ نکل سٹینگی جس سے صاف یا لیا جائے تاکہ زمین بکساں ہیں کھدی لگی۔ اس لئے
گاجروں کو راستہ میں رکاوٹیں پیش آئیں اور آخر حد ہر رہاں رملی۔ اور ہر سٹینگی سے
اگر طرح کر لیا کھا کباری میں ڈال کر اس طرح ہٹائی میں ملاؤ کہ مٹی اور کھاؤ بکساں ہو جائے
وہ گاجر جس سدا ولی پیدا ہیں ہوں گی بکس ہونی اور کہیں بتلی۔ کھاؤ اس کے لئے

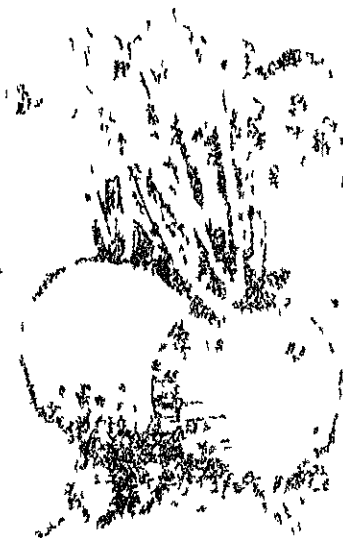
کمال کر اس کی ہر جگہ کھلا ذرہ دار ریت کھر دو اس سے دو فوائد منظور ہیں۔ اول تو ریت کے اوپر کے حصہ میں جیسے ٹپے چھپے کرے ہیں گلیں گے۔ دوسرے حویلی کی دوسے میں ڈالنا چاہیگا وہ فوراً پیچے جڑ تک پہنچ جائیگا یہ ترکیب محنت طلب اور احتیاط طلب مگر کامیابی کی پوری امید ہے۔
دوسرا وہی ماہر علمہ زمین میں ایک ایک فٹ گھرے اور ایک ایک فٹ کو فاصلہ چھوڑ کر سوراخ کھودیں اور ان میں جڑیں گاڑیں امید ہے کہ اوسط درجہ کی فاس ریڈس ہو جائیگی۔

لعلی اصحاب فاس ریڈس پیچھے کے پودے کو بتلانے ہیں یہ اس کی غلطی ہے البتہ نشان کے میدان میں سنیچے کو فاس ریڈس کا پورا پورا قائم مقام نہ جاتا ہے جیسے ٹپے پیچھے کے پودوں کی جڑیں کھنڈت میں ریڈس کا کام دیتی ہیں۔ اور نہایت مشکل سیران دونوں میں تیز ہوتی ہے۔ پیچھے کے بیج کثرت سے ملنے ہیں۔ ایک کیاری میں ایک ایک دھک کے ماحصلے پر دوسرے حاصل۔ اس کا بیج پیچھے میں ان کی جڑیں استعمال کے قابل چلائیگی اگر بارش اپریل میں ہوتی حادس نو ستمبر تک جڑیں کھانے کو قابل ہو جاویں گی۔ یہ یو دامت جلد با احتساب ہے۔

گاجر

گاجر میں ہر دھان کے سر حصہ سے پیدا ہوتی ہیں اور اسی طرح سر بہ اسے استعمال کرنے میں بہت حد تک مفید استعمال ہوا گاڑا ہے۔ لینڈ بل کے لئے بھی گاجر میں عمدہ اور بنی چاہ کا کام دیتی ہیں گاجروں کا کثرت آج پڑتا ہے نہ کاری بھی ملتی ہے۔ خشک کر کے سٹوٹا سے سائے کھائے ہیں۔ حوم سم گرا میں سرد اور تیز تپتی تپتی حیرال کئے جاتے ہیں چاروں میں گاجروں کا علو ایر می لاکٹ سے بنار ہوتا ہے۔ مریا میں ڈالنا چاہیے۔ بہت سے اہل ہمدوست مدہی حیرال سے نہیں کھاتے۔

حاکمان علم بہالات کہ حر کا وطن پورہ اور سحر فی جہتہ کونہ ہالہ کا بتلاتے ہیں۔ یہ ریب والوں نے اور سائنات کی طرح گاجر کی کئی اقسام بھادی ہیں۔ مگر استاد میں سے ۱۶ جیسوئی پر لکھ کر کیا ہے۔ گاجر کی اور تیز فی جڑوں کی اور اسی کے

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مجموعہ مستمال آری و بہتہ اور کھانی قریب ۲۰ لکھ کے لکری ہو

گاہری کی کاشت کے لئے یہاں سے
وہ ہے جس کی مٹی کے ڈلے بھاری اور سخت
ہوں مگر ایسی زمینیں ہوں اوئی قطاروں میں
گاہریوں کے کھیتی کی توجہ کجا مکتی
بے کیا یہاں بنا کر قطاریں اتنی لمبی بنائی جادیں
جن میں کھیتی مانی دیا جائے قطاروں کا
آپس میں قریب ۱۲ ایکڑ کے فاصلہ ہو گھر
کے بچوں کے آس میں ۵ ایکڑ کا فاصلہ کافی ہے
اگرچہ فی تمام ہوتا ہے ہوں تو اچھا ہے



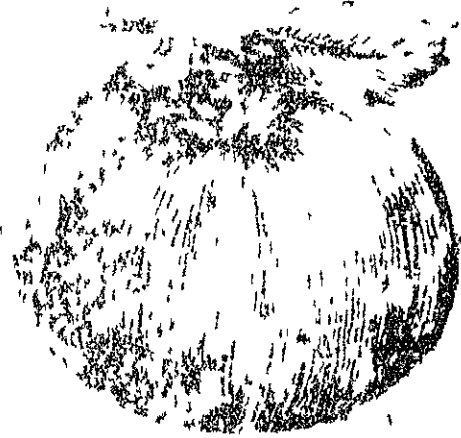
کروں اگرچہ وقت موسم خشک ہو تو فی المثل پانی دیں۔ ورنہ اس وقت تک ستوی رکھیں
خشک کر دینا چھوٹ آویں اور زمین میں ریت کا رولیں یا آبی اس سے دنا چاہئے کہ قطاروں
کے درمیان ۱۰ یا ۱۲ فٹ کے فاصلے ہو جائیں۔ ضروری نہیں کہ قطاریں ڈوب
جائیں۔ جب سبھی پھولیں آویں تو انہیں غور کر کے جھانٹ دینا چاہئے۔ ناکارہ گھاسوں کا
ادب سے قطع کر کے زمین میں ڈال دیا جائے۔ تو بہتہ میں ایک مرتبہ پانی دیں۔
فرغ ہوا تو زمین پر کھارے ڈال کر دھو کر اور دھوپ دیکر پھینکے
لوچ کر پڑی بڑی مٹی کے ٹانڈوں میں خشک مٹی کی نہ دیا جائے۔ پھر سب سے پہلے
دانا چاؤ سے تو تمام موسم گرما تک یہ گاہریں چالیں۔ مستمال بہتی ہیں گھاس اٹھا کر
کاٹ لی ہے کہ جنگال میں۔ قریب ۱۲ ایکڑ کے فاصلے پر مٹا کر مٹی دینا چاہئے اور پنجاب میں
اس میں سے گاہریں درست میں نہ سکتیں۔ لہذا کھری زمین دینی ہے۔ اگر موسم گرما میں
گاہریوں کی ضرورت ہو تو دسمبر میں چاؤ سے لٹھیاویں گاہریں اوگ آویں گی۔ مگر
بسی پکی مٹی کی ہوں میں کھارے دیں کہ کاشت کاوری طریقہ ہی جو بہتہ میں
صرف دسمبر سے لے کر مئی تک دیا جائے۔ اور مٹا کر دیا جائے۔

انہیں مالک غریب کی خدمت میں لے کر دیر میں از غلبہ تسلیم نہیں کرتے بلکہ بہت ہی دیر میں
 اور کسی اور باہر کی جگہ کو لے جاتے۔ منو بہت دیر باقی لگاتار عرصہ دراز تک تسلیم کرتے رہتے ہیں۔
 تسلیم معقولی کے بعد ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہوتا ہے کہ انہیں ہر ایک چیز میں
 بہت سی کمی لگتی ہے۔ جس سے ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہوتا ہے کہ انہیں ہر ایک چیز میں
 درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہوتا ہے کہ انہیں ہر ایک چیز میں
 اگر پوسے گئے وہ جائیں گے تو فضل کو سخت نقصان پہنچے گا۔ اور انہیں ہر ایک چیز میں
 پر دسے گا وہ جس سے غریب اور ان کے واسطے رہا چاہتے ہیں۔ اگر ماہی کی مٹی جھٹ ہوتی ہے تو انہیں
 تھکاوں پر باہر نہ لے جاتے۔ قطعاً ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہوتا ہے کہ انہیں ہر ایک چیز میں
 اور ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہوتا ہے کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔
 ضرورت نہیں ہے کہ ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہو کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔
 جائیں تو ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہو کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔
 ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہو کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔
 باقی دیکھیں اس

میں پودوں کے بیج مائل کر کے منگوا دیے ہیں انہیں منگوا دیا۔ کہ ان کو اب کر لیں
 اور اس کی انہی طرح منگوا کر لیں۔ یہ بیج منگوا کر لیں۔ منگوا کر لیں۔ منگوا کر لیں۔

دینی تعلیم

والہی علم، ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہو کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔
 آبادی ہوئی۔ یہ کہ وہ کہہ سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں۔
 ہیں۔ اور ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہو کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔
 ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہو کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔
 ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہو کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔
 ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہو کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔
 ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہو کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔
 ان کے اندر ایسا غلبہ طاری ہو کہ انہیں ہر ایک چیز میں درست کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔



بہار کے شروع میں
اوپنی چا پہنچ اور
مارش اور ہر ہونوں
سے دستے بچا سہ کا
جہاں رکھیں قلعہ
کا کا صند وہ رکھیں
ہم نے ان اضلاع
کے لئے تھوڑے کیے
ہیں اس کے وہ ہیں پڑتی

ہاتھی چک یا کنگر

ہاتھی چک جیسے ہاتھی کی ہڈی ہوتی ہے جس میں ہندوستان میں ہندو مت کے پیروں نے اس پر
یہ کہ یہ ہندوستانیوں کے دل پر ہندو مت کی کاری ہے اس لئے اس پر ہندو مت کے پیروں نے اس پر
کی جاتی ہے کم ہندو مت کے پیروں نے اس پر ہندو مت کی کاری ہے اس لئے اس پر ہندو مت کے پیروں نے اس پر
سے ہندو مت کے پیروں نے اس پر ہندو مت کی کاری ہے اس لئے اس پر ہندو مت کے پیروں نے اس پر
دوسری چیزوں میں اس کے آگے یہ ہندو مت کی کاری ہے اس لئے اس پر ہندو مت کے پیروں نے اس پر
میں لگوا ہے یہ

بھی ایک کی نسبت کہ اس پر ہندو مت کی کاری ہے اس لئے اس پر ہندو مت کے پیروں نے اس پر
ہاتھی چک کی کئی جگہوں پر اس کے کائنات کی حالت میں اس پر ہندو مت کے پیروں نے اس پر
سے اس پر ہندو مت کی کاری ہے اس لئے اس پر ہندو مت کے پیروں نے اس پر
سے اس پر ہندو مت کی کاری ہے اس لئے اس پر ہندو مت کے پیروں نے اس پر
سے اس پر ہندو مت کی کاری ہے اس لئے اس پر ہندو مت کے پیروں نے اس پر
سے اس پر ہندو مت کی کاری ہے اس لئے اس پر ہندو مت کے پیروں نے اس پر

عالمان علم نباتات اسے شمالی امریکہ کا مشہور سلاستے ہیں اگر مزاس کی پیشی اور
آج بھی جو اسے کہتے ہیں۔

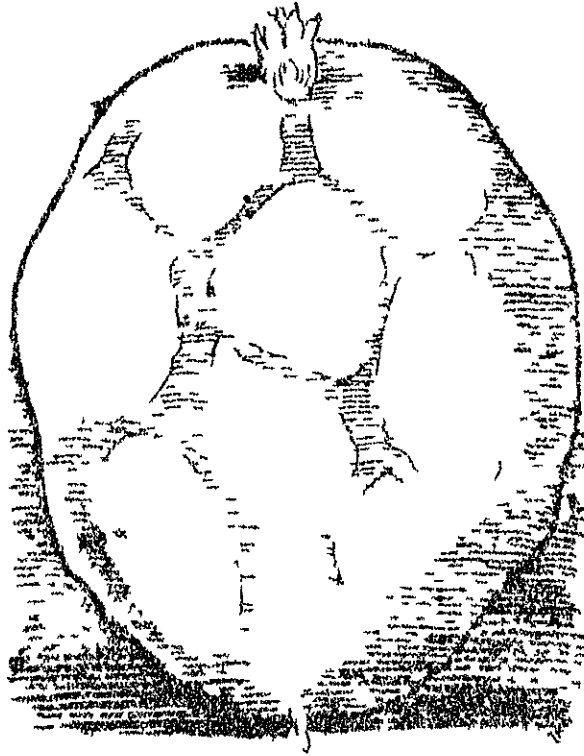
اس بو دسے کی کاشت کے لئے کوئی بڑا تردد نہیں کرتا پھر اگر اس کی شاخوں اور
مٹی فلوں کو کسی باغیچہ کی زمین میں عرصہ کساری بنا کر تین یا چار گھنٹوں میں اکٹا دیا جائے
تو اسے ایسی قطاروں پر لگانا جاسکتا ہے جن کا آپس میں ڈھلانی ہلکے فاصلہ ہے اور بو دسے
کا آپس میں ایک ایک فٹ فاصلہ کافی ہے۔ بو دسے ایک ایک فٹ فاصلہ پر چھوڑ دیا
تو قطاروں پر تازہ مٹی بو دسوں کی بیڑوں میں چھڑکانا جاسکتا ہے۔ ہر فٹ میں ایک ایک مرتبہ پانی
دیں۔ قطاروں کے درمیان سے پتے اور ناکارہ گلے آپس اکٹھا کر لیں۔ ان کے پتوں کا ٹھکانہ
میں ذخیرہ ہو سکتی ہے۔ مگر شروع سے ایک ایک فٹ میں اکٹھا کر لیں۔ چنانچہ اگر کوئی بو دسے
زمین میں رستہ پر لگاتا ہے۔ اور اسے ضرورت ہو تو زمین میں لگا دیتا ہے۔ اس کے ان کا فائدہ
ورستہ ہوتا ہے۔ اور پھر آتی نہیں۔ وہ نہ اکٹھا کر لیں۔ جب میں اسے لگا دیتا ہوں
میں اس کی ایک ایک پریاں۔ کی گود دھار دھار ہوتی ہیں لگائی جاتی ہیں تاکہ لکڑی سے لکڑی
کی گود دھار دھار ہوتی ہیں۔

کاروٹوں

کاروٹوں اور اسی کی ایک سادہ میں بہت بڑا فرق ہے مگر کاشت کا طریقہ بڑا سا
ایسا اگرچہ ہے۔ انہیں نہیں بکھرتے لیکن فرانسیسی رگ اس کے سبب شائق ہوئے ہیں
ہندوستان میں اس کی کاشت شادھ ناوری کہیں ہی ہے۔ مگر کی جاتی ہے۔ تو بہت
ہو سکتی ہے۔

عالمان علم نباتات اس کا وطن، قالی، فریقہ علاقے میں بتاتے ہیں۔ یہ سو فی موی
نسب ہونی ہیں ان کی خاطر اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہ تینوں کو تک کر کے اس
نخل سے لیتے ہیں۔ اسے مزاس میں لگاتے ہیں۔ یہ سو فی موی ہے۔ یہ تینوں کو تک کر کے اس
میں اسے پھر کر شروع ہے۔ اسے لگا دیتے ہیں۔ یہ تینوں کو تک کر کے اسے لگا دیتے ہیں۔

اس لئے ایک دفعہ کی فصل لگائی ہوئی ہمیشہ کے لئے کافی ہے لیکن اس کی نئی شاخوں کو دوسرے
سلاں لگا سکتے ہیں اور ان سے عملہ پلو سے تیار ہو جاسکتے ہیں۔



ہفتی چک پر مشتمل

یہ نظام کامیاب رہا کی کاشت کیلئے مٹی کی حالت میں کی جاتی ہے۔ یہ فیصد فیصد ملائم گامٹوں کے
لئے اور وہ یہی طرح اس کو دوسرے کی طرحوں میں سے بہتر بنا دیتا ہے۔ مگر یہ ہمیں بہت
تھوڑے سے کئی طرح سے ہونا کر کے اسے اسے مگر ہفتی و ستانی اس کی جاننا کم تو جہ کہتے ہیں۔

میں جن کے ذہن کا عام رواج ہے۔

عالمان علم نباتات اسے ملک رٹھیا کا مٹا ہوا پلاسٹک ہیں۔ مینڈالینا اسے ماہِ تمبر کے شروع سے نوبر کے اخیر تک بوسکتے ہیں اور پھاڑوں پر شروع مارچ سے مئی اسے فزیک۔ یہ یوڈا ہر ایک جگہ جس میں شاتہ پیدا ہوتا ہے تو وہ ماہ ہو سکتا ہے مگر گری اور بھاری ٹھکانہ نہیں اسے بہت مرغوب ہے اور کسی قدر سایہ بھی چاہتا ہے۔ فزیکڑ ماحب لکھتے ہیں کہ کونے سے دس دن بعد بیج بھوٹا آتے ہیں۔ اور ان کے پتے بکاس میں بڑا جاتا ہے جب لوہے میں چار بج اویسٹ ہو جائیں تو انہیں ساہو دار رُج پر نظر دوں ہیں لگادیں جس کا اصلہ آئیں میں ایک ایک فٹ ہو اور پودوں کا پس میں تین یا چار بج کافی ہے۔ ان کے پتے ایک ایک درجہ درجہ سے بھوٹے گے اور اگر موسم تر ہے تو بہت جلد ماکارہ گھاسوں کو احتیاط سے اٹھا کر رکھیں۔ اور یہ موسم بہت بہت تک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیں

پھاڑوں میں اسے موسم بہار سے شروع میں بوسکتے ہیں اور دوسری مرتبہ میں فزیک جبکہ برسات ختم ہو جاوے اور خزاں کا آغاز ہوا تو بوسکتے ہیں تقبلاً فضل خاصی تیار ہو جاوے گی۔

پارنپ



پارنپ ایک انگریزی کاری ہے جو ہر دھان میں بہت کم لوائ جاتی ہے یہ گاجر کی مثلہ میں سے ہے مگر گاجر سے بہت زیادہ دیریں پختی کو پہنچتی ہے بڑی خرابی بہت کم کہ اس کی بیج ایک سال کے اندر خراب ہو جاتے ہیں اور پھوٹتے نہیں ایک برس اور کاشت کی ضرورت نہیں دیتی ہے جو ہم گاجر کے نمونہ میں لکھ

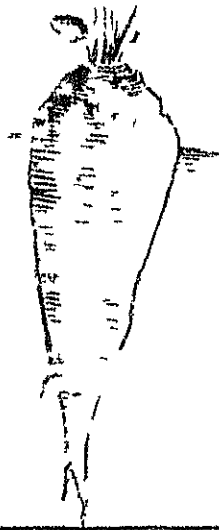
ساتھ اسے جوبی یورپ کے۔ اعلیٰ سمندر کا متوطن مٹلاستے ہیں۔ اہل یورپ نے اور سبز رنگا بول کی طرح اس کی بھی بہت سی قسمیں الی ہیں مگر مشہور مانج یا ہاں فرخند صاحب لکھتے ہیں کہ یورپ کی نسبت چغندر کو سندھ سان میں ۱۰۰۰ گونے ہیں وجہ یہ ہے کہ موسم سرما میں اس کا سمت شمال ہوتا ہے۔ جبکہ اور اس کے مقابل کی شہ کو مانتی ہے۔ اگر نر اسے سر کر میں ڈال کر اچار ملاتے ہیں اسے ثابت کیا جاتا ہے اور پھر تراشتے ہیں۔ اس کے مخرج بانی کا بھی سارا ذائقہ ہوتا ہے اگر پیکل جائے تو چغندر کسی کام کی نہیں رہتی بہت سے ہمد و ستانی بھی اسے کھاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ ترکاری لذیذ ہوتی ہے۔

سیدالوہی اسے ماہ اگست کے وسط سے اکتوبر کے اخیر تک بوسکتے ہیں اور یہاں وہیں پانچ کے شروع مئی کے اخیر تک ماہر سے چغندر کے حوتھ منگو کر بوسے جاتے ہیں اور جو اسی جگہ فصل سے حاصل کر کے بوسے جاتے ہیں ان میں فرق کم ہوتا ہے اور فصل کی فصل اگتی ہے۔ صرف اگر فرق ہے تو یہ کہ اسی جگہ کے بچوں سے حوتھ بونی جاتی ہے ان کی پتیاں زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھیرتیں کیونکہ بودا موسم گرما کے آغاز میں پھولنے لگتا ہے۔ مالاک بھر کے بچوں سے جو فصل بونی جاتی ہے وہ دیر تک بھرتی ہے کیونکہ اس کے پودے پھول رہے ہوتے۔ اس جگہ کے بچوں میں بڑی غریبی ہے کہ موسم خزاں کی گرمی اور ہی کو یہ بھی طرح سے برداشت کر لیتے ہیں حالانکہ مالاک بھر کے پتھر اکثر خراب ہو جاتے ہیں۔ میں موسم برسات جب ختم ہونے کو آتے تو چغندر کی فصل اسی جگہ کے پتھر سے بونی چاہیے۔

چغندر ہر ایک جگہ میں تک سکتی ہے جہاں اور نباتات پیدا ہونگتی ہے۔ اس سے علی گڑھ میں بونا چاہیے۔ جہاں درختوں وغیرہ کا سایہ نہ ہو۔ کیاریوں کو درست کر کے کھا۔ نموعی ڈال کر مٹی اور لہا کو ایک جاں کر لیں پھر سطح کو ہموار کر۔ سے قطاروں یا برابر ایک ایک پتھر سے نیچ بوسے چاہئیں۔ قطاریں کا فاصلہ آپس میں چارہ انچ کافی ہے۔ بوسے دہ۔ اگر زمین تر ہو تو پانی دینے کی اس وقت تک ضرورت نہیں جب تک کہ پودے گل نہ آویں اور نہ اکثر موسم خشک ہو اور زمین میں بھی خشک ہو تو پانی فی انور دینا چاہیے۔ جب پودے کے ڈھانڈے ہو جاوے تو انہیں اس طرح سے چھانٹیں کہ بودا کو آپس میں حادہ انچ کا فاصلہ چارہ سے چند پتھر

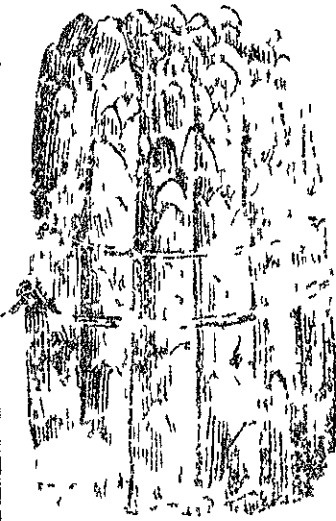
چیکے ہیں۔ اس کو انگلستان کے موسم سرما کی آب ہوائیات موافق ہے اور اسی کے اندر بہ گنایت کو
 پہنچتی ہے مگر ہمارے بہاڑوں میں اگر اس کی کاشت کا قصد کیا جائے تو عمدہ نتیجہ نکلے گا ہے اس کے
 بوجھ سنگوٹے میں یہ خیال رکھیں کہ تخم فروش کہندوں سے حنی المقدور طلب نہ کئے جاویں۔ مگر پراگ
 ہونیکا پورا احتمال ہوتا ہے۔ کسی دوست انگلستان میں لکھا جاسے کہ جس وقت وہاں نوائی شروع
 ہو۔ اسی وقت خرید کر پنج ہندوستان میں روانہ کر دیں یہاں آتے ہی انہیں بودا جاوے
 اس طرح سے موسم کا حساب بھی ٹھیک رہے گا۔ یا سندھ کو کیا دیوں میں باب ایک اچھے گرمی لکھیں
 کاکو بودا جاوے۔ یہ جہاں رہیں کہ جب پودے نکلی آویں تو ان میں بند رہے اٹھارہ انچ کا
 فاصلہ رہے۔ اور لکیروں کا آس میں قریب ایک فٹ کے فرق ہو اگر بیج گھبے ہو جا دیں تو
 چھانٹ دیں۔ ورنہ پودوں کے نشوونما ہونے میں ہرج خلق ہو گا۔ ناکارہ گھاسوں کو لکھنا
 رہیں اور جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیں یہ دنوں میں اسے ماہ اکتوبر کے
 وسط سے نومبر کے وسط تک ہو سکتے ہیں اور بہاڑوں میں ماہ پانچ کے شروع سے ماہ مئی کے
 آخر تک کاشت کر سکتے ہیں +

چندر



یقیناً ایک گریزی
 ترکاری ہے ہندوستانی
 اسے سندھ میں استعمال
 کرتے ہیں اس کی رنگت
 سرخ سوئی ہوئی ہوتی ہے
 یہ پانی میں لٹک کر
 ہو جاتا ہے ابل ہو کر
 شادو دار بھی ہو سکتا
 کرتے ہوئے عالمی علم

مٹری ہوئی کھادی نہ دی جاوے۔ اگر زانی کرنی چاہئے۔ یہ کام دیکھ کر کے اجیر سوری کے شروع
ہیں کرنا چاہئے۔ پانی دیتے رہیں۔ مانتے پھر سٹے کیلے کیلے، آویں کے ال پودوں سے
وہ سری فصل بھی بردستی سے لے سکتے ہیں۔ مگر بہت کم جہدہ نہیں ہے اس سے اصل ۱۱ مہی
فصل کو نقصان پہونچتا ہے۔ دوسری فصل اس طرح سے لی جاتی ہے کہ موسم گرمی
کے اخیر میں گن لوں اور پتوں کو جو کچھ رہیں جہاں پانی دیں اور کھاد دے۔ بے کر گزائی کر دس اس
طرح برسات کے حاتمہ اور موسم خزاں کے شروع میں کچھ نئے گندیس لگی آویں لی مگر
دوسری فصل کی کسر موسمی فصل میں اگر آجالی ہے اور وہ عمدہ طریقہ اور لپیڈ نہیں ہوتی



اگر یا طرہ کی جاوے تو پانچ چھ سال
تک پودا اصلی حالت میں رہ سکتا ہے۔
بعد میں مٹس سے کہ اپنے اوصلانہ ہیں
کی ظاہر کرے جب ایسی صورت ہو تو فوراً
انہ کو اکھاڑ کر نئی فصل لگا دیں۔ یہ پودوں
ہیں ہی اس فصل کے بونے کا ہی طریقہ
صرف اتنا اور کرنا چاہئے کہ پٹری کو
کیا۔ ی میں ایک سال تک نہیں
پھر موسم بہار کے شروع میں باقائہ
کیاریوں میں لگا دیں۔ یہ موسم
میں میں مرجھا جاتا ہے۔ اس اور موسم
بہار کے شروع میں پھر از سر نو لگا دے۔

رو چھپا کر پی

رو چھپا کر پی، اگر تری پودا۔ ۱۱ جوابت مرنے لگا یا پودا سالہا سالہ کا قائم رہتا
ہے۔ مگر یہ مہاؤں میں یہ لگا دیا ہو سکتا ہے۔ اس کے طریقے یا مرنے والوں کے، اگر اور

[illegible][illegible]

فرخندہ صاحبہ نے ان کا کہہ کر ارباب کی گری پرست باہر منتز پیدا ہوتی ہے اگر وہاں سے دو مال کے پودے لائے تو پیر میں اگلے دو دو غنیمت کے حاصل پر پیشانیوں میں لگائے جاویں اور کبار مال و رخی سے رہائی پہنچیں اور خوش کھادہ می گئی ہو۔ سائے کی طرف کیاریوں کا لوح ہر ای پانچ خوبہ ملتا رہا تو خالی ہے کہ فروری میں کچھ قفل اترے۔ اس کا بچہ رانی ہو سکتا ہے۔ اور اگر لنگس جاوے تو سب کسر مل آتی ہے۔

کھرب

ذبان انگریزی میں کھرب کو "مارل" کہتے ہیں۔ اور ملکی اقتصادہ منسروم بھی کہتے ہیں۔ دراصل کھرب کے کئی اقسام ہیں۔ بس کدے سے قابل ہے اور بعض پھوسے سے تیار ہوتے ہیں۔ یہ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک میں مدد دہندہ اور نہ ہر ایک معلوم ہوتی ہے۔ یہاں تا قابل ہر قسم کے ہوتے ہیں اور اس کی زبان میں "کھربتا" اور "خانی



میں بد بیڑ سے لگتے ہیں۔ کھرب جو کھاد سے لائی ہے اور ہمارے ملک میں کئی جگہ کثرت خود ہوتی ہے۔ انگریزی میں مارل کہلاتا ہے۔ یہ کھرب میں ہر ایک کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور ڈاکٹر ہڈرسن صاحب لکھتے ہیں کہ ضلع تھانہ اور رینجاں میں جن زمینوں میں کھرب زیادہ ہے ان کے اوزن میں

بہت اضافہ ہوتا ہے۔

بہت سے کھرب لگتے ہیں۔ ان میں سے کئی کھرب کثرت سے ہوتے ہیں۔

لے میں ان کی کثرت زیادہ ہے۔

ہلا دیں۔ اور جب پانی بھر آئے پھر اسے کھاری میں ڈالیں۔ اسی سے بین چاروں تک کھاری کو بنائیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ انگلستان اور فرانس سے کھجوروں کے "پال" آتے ہیں اور وہ بڑے جاتے ہیں۔ لینے لید اور مٹی آمیز کھاد کی اینٹیں "تی" ہیں جن میں کھجور کے چھوٹے نمونے انڈے سے شامل ہوتے ہیں۔ اکثر احمیاء کے دیکھنا ہوگا کہ تمام بڑی بڑی کھجوریں نالی ہوئی ہیں ان کے ارد گرد کچھ چھوٹے چھوٹے گول گول انڈے سے اُسے ہوتے ہیں انہیں انڈوں کو انگر بڑی میں سران کہتے ہیں۔ ان کے اتراؤ کو اسی اور لید کی نیوٹ میں شامل کر کے بطور غم ولایت واسطے جا کھا جیتے ہیں اور مردوں رو سے مدد کرتے ہیں مگر ہمارے نزدیک اس کھجور سے میں پڑاؤ سے بہتر یہ ہے کہ دو ترکیبیں جو ہم پر کاشت کھجور کی تہ بلکہ آسٹریا کی جاویں ہیں۔ اور اس سے ضرور کامیابی ملے گی۔

سلماری یا سلمری

سلماری یا سلمری انگریزی لفظ سلمری کا لٹاؤ ہے کہو کہ اس کا اصل نام ہندوستانی

زمان میں کوئی نہیں پایا جاتا۔ اس کو اس کی گندلوں اور پتوں کے لیے بویا جاتا ہے اور ہم گندلوں کی ہما بیت عجمہ بھیجا بنتی ہے اور سالگ لفس تیار ہوتا ہے۔ مگر انگریز اسے مار کشت ایک کتر کے سر کر میں ڈال کر دور تک پھینک کر لٹو جڑی کے استعمال کرتے ہیں مگر اس قسم کا پھینکا کرنا ناگوار اس وقت مانتے ہیں کہ سلمری



کے پیچھے درہ درہ منظر کو کھانساں جا سکتے ہیں اور یہ سرسبز مری کی کار کا ہے۔

نا قابل استعمال کھجور کی بدست اور بہت بُری ہوتی ہے۔ موسم برسات میں اکثر کھجور پر
جھانٹ نہیں پیدا ہو جاتی ہیں جس کا باعث یہ معلوم ہوتا ہے کہ کھجور کے پستر و پانی میں لید
اور بڑی ٹاکر تک صورتوں میں بھیابی باقی ہے۔ اس وجہ سے پانی کی کمی سے اور حرارت سے کھجور
کی برکت سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

ایک فقرہ صاحب سہارہ لکھتے ہیں کہ کھجور کی کاشت کی ضرورت نہیں ہے کہ کھجور کے
بیج کی مادے کھلے مسدلوں میں کر دو۔ وہ لکھتے ہیں کہ پہلے ایک قش اوچی گھوڑے کی لید کھاؤ
۔۔۔ ڈھبھہ اسکی تہ بڑی رہے دو۔ پھر اس پر باغیچہ کی مٹی اور گھوڑے کی لید کو۔ گوبر بھڑکی
مستان اور پراسے چوسے اور پیچھے ہو سٹے جو سٹے اور دیل کی لکڑی کے براؤں سے باہر
جوت ڈاکر تیس چار لکھ اور تہ دو۔ تہ کو خوب بھٹیک دو۔ تاکہ مٹی میٹھ جائے۔ دن کو اس کی باری
پر بارہ کرو۔ اور اس طرح یہ حرارت کو بارش یا خراب موسم ہو نیکاح احتمال ہو تو دھک دو
اور صاف راتوں کو باری کھلی رہتے دو۔ ۱۰ مہینہ بعد پھوسٹے پھوسٹے ڈاکر سے اور
حالی ٹھیک میں پھوسٹے کی۔ کراس وقت سے ہر روز صبح کے وقت نو روے پانی دینا چاہئے۔
مست ۱۰ دھبھہ لید تھار ۱۰۔ سلی کھجور کھس کی جو قابل استعمال ہوں گی۔ ان کو توڑتے وقت
یہ خیال رہے کہ جزیں نہ اکھڑاؤ جس سطح سے آدھ اپنے اوچی ڈھبھہ چھوڑ کر ہلاتاں کھجور
توڑو۔ ورنہ ٹکڑوں میں نہ ہو جاویں گی تو آئندہ فصل کو نقصان پہونچے گا۔

سرکار مالک جس سایہ کے تلے بارہ مہینے کھجور کی کاشت ہو سکتی ہے۔ کوٹن صاحب پر
یا عیہ سرکاری مسدلوں پر کی راستے پہلے کہ کھجور کی کاشت کسی کھجور چھیرا شاگردیش کے کسی
مکان میں کرنی چاہئے کہ کھلے مسدلوں میں کوٹن صاحب عدہ ہو جائے کہ کھجور صاف ہو جائے گا
انکھجور بہت تھکے اندہ ۱۰۔ ماسے سے پہلے ایمینٹوں کے روزوں کی نہ جاسے سے مست فائدہ
مستور ہے فصل ماسل کر پیکہ بعد چھ تار زمین کھاؤ ڈاکر میٹھ ہے۔ وہ کھاؤ۔ اس طرح سے
تیار کریں تازہ گوبر بھڑکی کی مسکریاں مرغیوں و مرغی کی میٹ اور شورہ کو سے لکڑی ماسل
میں ڈال کر پانی میں لھولیں اس اور جب پانی ٹھیک آوے تو اسے ہر روز صبح کو تین چار روز تک
ٹھکے۔ و دوسری دن بہ ریف کھاؤ ڈاکر سے بہت برکت کریں کہ تازہ پانی ماسل میں ڈال کر تھک

خوش ذائقہ بنائے گئے ہیں۔

مالٹا، علم نکات، ایسے، اٹلی، شمالی مغربی حصہ کوہ بائیکاہ کا سطح بتلاتے ہیں۔
یہ یورپ ایک مرتبہ کا لگایا ہوا دوسرا سال تک، قائم رہتا ہے اس کی فتنیں، وہیں، مقررہ، مقررہ
علماء اس کی اہل یورپ کے امت میں فتنیں بناتی ہیں مگر وہ بہت عام اور نہ رہتے ہیں۔
بعض بزرگ سفارش کرتے ہیں کہ سفید گند لوں والی سٹری کو بوجھا دے۔ بعض سرخ
گند لوں والی سٹری کی تفریق کرتے ہیں۔ سٹری کے جج جو اس طرح کی فتنے حاصل ہوتے
ہیں بہت عمدہ فصل پیدا نہیں کرتے۔ اس لئے پانرسے منگوا کر ہوسٹہ بچوں کے لئے
نہایت عمدہ حاصل ہوتی ہے۔ چنی ہو رہے ہیں کہ سٹری ہندوستان میں ایسی ہی عمدہ اور لذیذ پیدا
ہو سکتی ہے جیسے یورپ میں مگر گنداشت ضروری ہے۔

میدانوں میں بہت ماہ اگست کے وسط سے اکتوبر کے اخیر تک بوسکتے ہیں اور بہار میں
ایسے ماہ فروری کے اخیر سے اپریل کے آخر تک بوسکتے ہیں۔ اگر فصل اگیتی ہو تو منظرہ بہ تو
اسے گلوں پاکسوں میں بوجھا جائے۔ اور طشیں آفتاب اور سخت بارش سے محفوظ رکھے گئے
لئے یہ گئے اور کس رآمدوں میں لکھا جائے پائینوں۔ حسب پودے زمیندہنتوں کے ہونے یا نہ ہونے
رفتر و قدران گلوں اور کسوں کو صریح میں رکھتے جاویں اور حسب پودے حالت میں ہونا
ہو جائیں تو ہمیں انکا ذکر ایک گیارہ میں قطاروں پر تین تین کے واسطے برقرار رہیں
اور قطاروں میں بھی تین تین کے ساتھ کافی فاصلہ ہے۔ حسب پودے اس کی آری میں جبارانہ لکھتے
ہو جائیں اور انہیں باقاعدہ کاروں میں لگا دیں چرائیں۔ پندہ و عاورد کے اگر کچھ جیتی فصل ہوتی
منظور ہو تو وہ بہت عمدہ حاصل ہوگی۔ اگر وہ گندہ درناں ہے۔ ایک کداری میں
بچوں کو چھڑکوں نو دیں اور ان میں سے ایک ایک کے لئے تعلق حاصل ہو جائے اور ان کا
خندہ موٹہ زیادہ گرم ہو تا ہے نو ہوا، انتہا تک ہوسکتے ہیں درہندہ لوں کے۔ اور ان
پودے لکھتے ہیں۔

سٹری عام یا غیر لکھی ہوئی میں خاطر خواہ پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر عمدہ بھاری
مٹی میں اس پر بہت اچھی مٹی کا سر ہوا کیلئے بہت عمدہ حاصل ہوگا۔ لہذا یہ لکھی

پیدا ہوں گے۔ اسے عمدہ اور ایسی زمین میں بونا چاہئے۔ جیسے خوب طرح سے کھاد دی گئی ہو۔ اور جب موسم خشک ہو تو بھی طرح سے پانی دیا جاوے۔ جو فصل ماہ اکتوبر سے پیشتر بونی جاوے اس سے تخم حاصل نہیں کرتے چاہئیں۔ گرائیں پھر احتیاط سے بویا جائے گا تو فصل خاطر خواہ پیدا ہوگی۔ اور پودے کی خاصیت اس فرق نہیں آوے گا۔ مار اگست میں جو کبھی فصل بونی جاتی ہے اس سے فصل بہت تھوڑی حاصل ہوتی ہے۔ چند پتے نکلتے ہیں جو قابل استعمال ہوتے ہیں۔ اس فصل کے بونے کی ترکیب معمولی ہے کیا یوں میں بیج چھڑکواں بودیں اور جب پودے نکل آویں تو انہیں پھانٹ دیں بدیں انہیں انہیں پودوں کا آپس میں چار یا پانچ انچ فاصلہ ہو جاوے اور جب یہ پودے پھوٹنے لگیں تو فصل کاٹلو۔

دوسری فصل جو اکتوبر میں بونی جاوے اس کے بونے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے کیا یوں میں بیج چھڑکواں بودیں جب نکل آویں اور وہ ڈھائی انچ اونچے ہو جاویں تو انہیں اکھاڑ کر دوسری کیا یوں میں قطار در قطار لگادیں۔ قطاروں کا آپس میں فاصلہ بندہ انچ رہے اور پودوں کا آپس میں فاصلہ بارہ انچ کافی ہے۔ ناکارہ گھاسوں سے کیا یوں کو پاک رکھیں اور جب موسم خشک ہو تو دوسرے تیسرے سولہ پانی دیتے رہیں۔ جب پتے بڑے ہو جاویں تو انہیں کسی درخت کے ریٹھے یا باریک سوت سے گول کر کے اوڑھیں اور لاکر بانڈ دیں جس سے پتوں کا گولہ سا بن جاوے۔

موسم پر سات میں بھی بیٹوس بوسکتے ہیں۔ مگر اس موسم میں اسے بکسوں میں بوکر سایہ دار جگہ میں رکھنا چاہئے۔

چرول

چرول انگریزی نام ہے۔ ہندوستانی نام اس پودے کا کوئی نہیں سنا گیا۔ عالمان علم نباتات اسے مالک پودے کا متوطن بتلاتے ہیں۔ اس کے نرم اور برتر خوراک ہے۔ عجمہ میں پختا سالتے ہیں اور ذائقہ کے لئے دیگر نباتات کے ساتھ شامل کر دیتے ہیں۔

کاہویا سلاو

فیٹوس ایک انگریزی نام ہے ہندوستانی مالی بسے کاہویا سلاو بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔



یہ پودا ایک مرتبہ کا لگایا ہوا ایک فصل دیتا ہے عالمان علم نباتات کی رائے ہے کہ یہ پودا مغربی جھٹہ کوہ ہمالیہ کے ایک جنگلی پودے سے پیدا ہوا ہے جسے نیر ممالک میں لاکر کاشت کی گئی ہے۔ اسے اس کے پتوں کے لئے بوسقہ میں۔ اس پودے کی بڑی بڑی قمیں وہ ہیں۔ کے بچ لیتھوس اور کاس لیتھوس۔ بولسی کو مرغوب ہو وہ اسکی کاشت کر سکتا ہے۔ کاس لیتھوس نرم اور شیریں ہوتی ہے۔

میدانوں میں اسے ماہ اگست کے وسط سے لاہر کے آخر تک بوسقہ میں ادا پہاڑوں میں اسے ماہ مارچ کے شروع سے ماہ جون کے وسط تک کاشت کر سکتے ہیں۔ اس کے عمدہ اور اعلیٰ قسم کے بیج حاصل کرنے کا حال مقدم رکھنا چاہیے۔ ورنہ فصل غراب ہو جاتی ہے اس کے اگر خوب میں ذریعہ نہیں ہو گا پودے بچے نہیں

رہا۔ تاکہ دیکھا میں انھان سے ہیں اور وقتاً فوقتاً پانی دیتے ہیں۔ حزیں و دوری کے
تجربہ یا طرح کے شروع میں قابل استعمال ہو جاوے گی۔ یہاں تک کہ اس سے کسی
تجربہ یا طرح کے شروع میں قابل استعمال ہو جاوے گی۔ یہاں تک کہ اس سے کسی

کاسنی

کاسنی کا پورا ایک دفعہ کا لگایا ہوا بہت عرصہ تک قائم رہتا ہے بشرطیکہ احتیاط کر لیں
جاوے۔ عالمان علم نباتات سے یوزپ اور ایشیا کے مختلف ممالک کا متوطن ہوتا ہے۔ اس
نگریز اس پودے کی جڑ کو خشک کر کے اور بھون کر قہوہ رکافی کے ساتھ ملا کر پیتے ہیں اور
در اس کے مرچھائے پتوں کا سرکہ وغیرہ میں لچھا بناتے ہیں بعض اصحاب باتولی سے کہ
کاسنی موشیوں کے لئے نہایت عمدہ حیلہ ہے بشرطیکہ میٹر آسکے کہ چارہ کی خاطر ہے
کاشت کرنا نہیں کیا ہے۔ شمالی ہند میں اکثر لوگ کاسنی کی بھجیاں کرکھاتے ہیں مگر
بالعموم ادویات کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اطلباسے ہمدستہ ایسے نسخوں میں بہت
برستے ہیں۔

میدانوں میں اسے ماہِ قمر کے وسط سے اکتوبر کے اخیر تک لوسکتے ہیں اور ساتھ ساتھ
اس سے ماہِ مارچ کے وسط سے مئی کے اخیر تک لوسکتے ہیں۔

اس کے بیج عمدہ کاریوں میں تیلاروں کو کھدو کر بوسنے چاہئیں اس کا پس میں
فاصلہ ایک ایک فٹ ہو۔ اگر اس کے پتے سلاو کے لئے حاصل کرنا ہوں تو صوبہ
میں سے کچھ دسٹ آویں اس وقت ان کو چھانٹ دیا ساوے طریقہ ان کا کہ سر ایک پودے
کا پس میں فاصلہ رہا پھر رو جاوے۔ اور اگر اس کو پتے کی کاسب حرروں یا دودھ
کے لئے کرنی ہو تو ہر پودے کا پس میں ۶۰ پودے حاصل کافی ہے تاکہ کھانسی
کو اٹھا لیتے رہیں اور حسبِ ضرورت پانی دیتے رہیں۔

اگر سلاو کے لئے پتے حاصل کرنے ہوں تو جب دوا کما بہت کو ہر طرح جاسے
تو اس کے اوپر بیوہ پتے پڑے پڑے لگائے گئے کر کے ڈھانک دے دوں وں یا

پلو دامنہ و سناں ، بگید سحر دارم سے پیدا ہو رہا ہے

سید الہی

ماہ و تھیر سے کہ انیر سے

دوری کے وصل تک

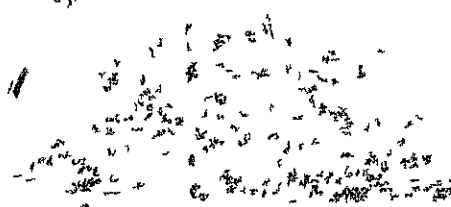
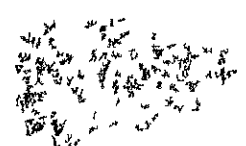
ہم سیکھتے ہیں پناہ

سے اسے آہ فرورد

ماہ سے ماہ گشت

سے اخیر تک ہو سکتے

ہیں اگر زیادہ مانگ



ہو تو دو ہفتہ بعد اس سے بچ کر یوں ہیں جو سے چاہ سکتے ہیں چھوٹی چھوٹی کیا یوں
یہ اس کی بچہ پھر کر لے لو سنے چاہیں یا انتظار دلیں پر سے چاہ سکتے ہیں اس کا
آئیں میں آہرا بڑا بچہ اس کا بچہ کیوں ہیں ناکارہ کھا جس نے اس کے پاس اور یہ بچہ
شمالی ہو تو ہفتہ میں ایک تربانی دیں یہاں سے اس سے کہیں اس کے سب سے
لے تا بہتر یہاں سے اس کا سہ ضرورت ایسا ہوتی

کا مقررہ پڑھوں وادیر دل - دوسری قسم کی حیر دل کا نام نہیں روئے چورل سے اسکی
سب سے بھی ہمارا ان ظلم نہایت کی روئے سے کہ یہ ہو اس کا سب سے اس کے سب سے
ہل رہی اور کا دم ہوتی اس کا طریقہ کیانی میں اور دالہ میں کہ اس کے سب سے
میں یہ پہلی قسم کی ہر دالہ کر کے جھٹک کر لے کر اس کے سب سے واقعہ نہ کاری بہ ہادی ہتھ
اس کی کا شہت بہت کہ اس کا بانی سب سے کر کر اس کا سب سے ہر سب سے ہو سکتی ہے

سب سے اس سے ماہ گشت سے اس کے سب سے اس کے سب سے اس کے سب سے اس کے سب سے
سے ماہ گشت سے اس کے سب سے اس کے سب سے اس کے سب سے اس کے سب سے
کیے ہاں اس کے سب سے اس کے سب سے اس کے سب سے اس کے سب سے اس کے سب سے
ہو سکتے ہیں اس کے سب سے اس کے سب سے اس کے سب سے اس کے سب سے اس کے سب سے

بودیں۔ بعض مکر نکاروں کی رستہ پر نہ پہنچ سکتے تھے۔ وہ گھبراہٹ میں پانی میں گر کر وہیں تانہ جلد بھونٹاؤں۔ مگر یہ ترکیب ہم وہی نہیں ہے۔
زچہ کوسٹے ہی پانی میں نہ گر دیں۔

حبہ بودے میں قتلہ اپنے سوا چاروں اور سہو لئے نگہیں ہوا گنگوں
سے کئی شاخوں سے سر پہ لے دیا ہے۔ ہاتھ ورنہ تمام شاخیں بیکو ل
آؤں گی اور پودہ گزور بڑھا جائے گا۔ پیلٹاں بہت ہی کم آریں گی۔ بعض
مالیوں کی نادان فہمیت کی وجہ سے وہ ماکھ اس ملک میں آئے۔ انہیں پیدا ہوتا
اس لئے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اسے اگر ایک کی آب و ہوا ناموافق ہے۔
پساروں میں بھی اس کے لہنے کی بھی برکھوب ہے۔ تو ہم نے سردالوں کی نسبت
ماں کی ہے۔ ورنہ اس کے لہنے کے موسم میں قتلہ ہے۔

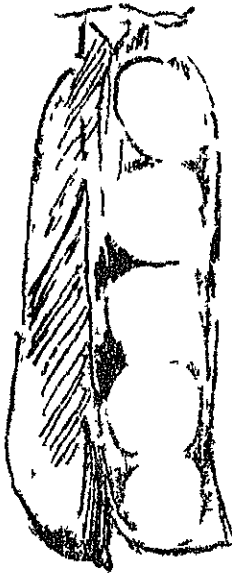
ولایتی سیم

سیم کی بہت سی قسمیں ہیں مگر لو سب والوں نے ان کو بے شمار قرار دیا ہے۔
ولایتی سیم انگڑوں کی وجہ سے یہاں بہت اقسام کی سدا کی جاتی ہے۔
مگر بعض اوقات، دقتیں بھی ہوتی ہیں۔ اس کے قتلہ کے سبب
سل ہو جاتا ہے۔ رنج یا گدڑی سیم کی سیم ہاتھوں کے کنارے تک یہ دوا دہ
یہ خوب نہ ہوتی ہے۔ یا رسول اللہ! یہ خوب نہ ہوتی ہے۔ یا رسول اللہ! یہ خوب نہ ہوتی ہے۔
کہ سایہ انہیں مفید نہ ملے۔ ریس تیار نہ ہو۔ لوفی ساہ اگر نہ گدڑی ہوگی
تو اس یاں کسی قسم کا سایہ نہیں ہوگا۔ تو ہر روز ہوا میں مافاتی ہوگی اور
اور ٹرسہ پھلاؤں سے درجہ کم ہوگا۔ اس کو لو دہیں جہاں تیار نہ ہو۔ آفتاب سے اس کے
لو دہے محفوظ رہے۔

اس کے کم عید الہیوں ہاں آگست کے وسط سے اکتوبر تک ہے۔ اجرتک پو
سکتے ہیں۔ اور یہاں پر سردی ہاں سکتوں کے وسط سے اکتوبر تک ہے۔ اس سے

پندرہ دن کے بعد پتوں کو لڑھکیں اور لہجہ حال میں لاؤں پہاڑ میں لگی کا سنی پونے کی
جی ترکیب ہے۔

باقلا

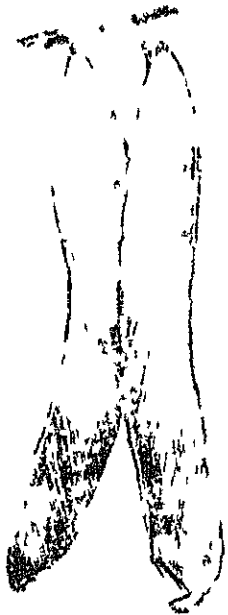


باقلا ایک مشہور تھامات ہے، لوگ
اسے بکثرت استعمال کرتے ہیں عالمانِ علم بتاتے
اس کا پہلی وطن تحقیق بتانے سے معذور ہیں
گر عام طور پر اسے ملک فارس کا متوں بولا جاتا
ہے یوں تو ولایت دہلوں سے باقلہ کی ہندوستان
سائی ہیں گر بڑی زمینیں وہیں جہیلوں کی طرف
سے بچائی جاتی ہیں بڑی بھلیاں ۶ سے ۵ انچ
تک لمبی اور چھوٹے باقلہ کی بھلیاں تیس سے

چھ انچ تک لمبی سندھستان میں بڑا باقلہ بکثرت ہوتا ہے نریہ ولایتی باقلہ کہلاتا ہے
ہمارے مارداروں میں جو باقلہ بکثرت ہے اس کی بھلیاں اور بیج ۷ سے ۸ چھوٹے
ہوتے ہیں اور اس کا بھل سیاسی مائل حکماء اور علماء ہوتا ہے اس کے لحاظ
سے یہ ولایتی باقلہ سے ملتا ہے مگر صورت شکل میں باطل ملتا ہے
میدانوں میں بڑا بانگہ مادہ بکثرت کے واسطے نو بہرے اشتر تک بوسکتے ہیں
اور پہاڑوں میں شرف و مادہ سے مٹی کے اشتر تک بوسکتے ہیں۔ یہ باغیچوں
کی عمدہ زمینوں میں صحت و خوب طرح سے کھادی گئی ہوئی اہو سکھا ہے
پہلے کباریوں میں خوب مٹھی ہوئی گوبر اور مارداروں کے کوڑے کرکٹ ل
کھا دال کر و انجیر گرا مل چلا جاسے باکیا یاں بھلاوئے سے کر دی جائے
بھر شاخ کو ہوار کر کے قتلاریں مائی جاویں۔ جن کا آپس میں ایک ایک منہ
ماصل ہو۔ پتوں کو ان قتلاروں پر مانتے ہیں پتے انجیر گہرے سورج گرمی کے

ساویں کر ان کا پس میں ہم ماٹھ مہٹ حاصل رہے اور اس فاصلے کے درمیان
بیلیں چڑھنے کے لیے درختوں کی جھک شاخوں کی ٹینک لگا دیں۔
ان کا اولیٰ ہی سیم کا ایک تھوڑا سا کچھ "سہار لگاتے ہیں جس کے مشابہ
ہے اس لئے اسے بھی ایک سا کچھ لکھتے ہیں +

مکھن سیم



اس سیم کو بالکل دیسی کہہ سکتے ہیں اسلی
بھلی ٹری جیسی تلوار کی مانند ہوتی ہے باجم
نودس اتھ جیسی اور سوا باؤ مزید اونچے چوڑی
کو بظاہر سخت معلوم ہوتی ہے مگر اوپر لیتے
سے نہایت ملائم اور خوش ذائقہ ہو جاتی
ہے۔ یہ سیم در حقیقت کثرت سے کارنت کے
قابل ہے۔ اس کا یوں ایک مرتبہ کا لکھا یا ہوا
عرصہ دراز تک قائم رہتا ہے۔ اور اس کی
میل اویٹنے سے اونچے درخت کی جوتی تک
چڑھ جاتی ہے اور برسات کے خاتمہ پر

تمام موسم سرما میں اس کی پھلیاں اترتی رہتی ہیں البتہ پہلی مرتبہ جب اس کے بیج
پولے ہوں تو دو ماہ جون میں لوسے جا رہے ہوتے ہیں۔ مگر رکاوٹ یہ کہ موسم سرما کی کھلائی
سے وجہ یہ ہے کہ اس کی پیل سالہ سال ایک یا دو برس سے لے کر پھلنے لگتی
ہیں اترتی ہیں۔

تب لب دی گئے۔ یہ بھی سیم کا ایک قسم ہے۔ در موسم فرج سیم سے
بہت مشابہ ہے البتہ اس کی مٹا مٹا چوڑی اور جھپٹ ہوئی ہیں موسم سرما میں
اس قسم کی سیم اکثر ماٹھوں میں آتی ہے۔ لوسے کا وہی طریقہ سمجھنی ہے۔ یہ سیم

قطاروں میں بوسکتے ہیں جن کا آپس میں فاصلہ ۱۸ انچ ہو۔ یوہوں کا آپس میں تینا
انچ کافی ہے۔ جو فصل موسم برسات کے ہونے سے پہلے لگائی جاوے وہ
اوپر قطاروں پر ہوا اور حوالہ جاکر برسات کوئی جاوے وہ کیاری میں
ہموار قطاروں پر ہو۔ بوسے سے پہلے کیاری میں کھاد مجموعہ ڈال کر سٹی کے
ساتھ ایک جان کر لیں۔ ماکارہ گھاسیں نہ اگئے جس وقت فو قتا گرائی کرتے
رہیں مابور جب موسم خشک ہو لو سمنہ جس ایک مرنہ الی ویدیں
فرج یا کڈنی سیم۔ میدانوں کی نسبت بھریرے سے ثابت ہوا ہے کہ پیاروں
میں عمدہ طرح سے پیدا ہوتی ہے۔ ترکیب ایک ہی ہے۔ فقط پوسنے موسم اختلاف
ہے۔ اور دوسرا کہ پیاروں میں اسے اوپر قطاروں پر ہو دیں۔ ہموار قطاروں
پر جو ہوا ہوتی ہے

سیم

اس سیم کی میل چڑھتی ہے۔ اور ایک مرتبہ لگائی ہوئی عرصت قائم رہتی ہے
اس کی کچی بھیلیوں کی نفیس رکاری ہوتی ہے۔ اہل یورپ نے اس کو کئی اقسام میں
تقسیم کیا ہے مگر مشہور اقسام دو ہیں +

میدانوں میں اسے ماہ اگست
کے وسط سے اگست کے وسط تک لگاتے
ہیں۔ اور پیاروں میں ماہ اپریل کے
شروع سے جون کے اخیر تک لگاتے
ہیں اس کے وسیع اور ہی طریقہ ہے
سو درج یا کڈنی سیم کے مشہور بیان
ہوا سپنہ اتنا در اوہ باہر لکھیں
کہ کیا۔ یوں میں بھی قطاریں لگ



احیر تک لو سکتے ہیں کیا رہاں جو۔۔۔ طرح سے درخت کر کے نوڈا بھرنے کا عمل بر
خدا میں مایوس ہو سکتے ہیں۔۔۔ سچ پھر کواں ان فطرتوں میں بھرنے کا عمل
اور جب سچ بھول کر پودے کی دکان سے اڑ چکے ہو جاؤں تو پھر ٹھکانہ شروع کر سکتے ہیں
طرح سے کہ ہر ایک پودے کے کا آئیں میں چار چھ کا عمل رہ جاوے۔ احتیاط رکھیں
کہ کھاروں میں ناکارہ لکھا نہیں نہ اُسے پائیں۔ اور جب موسم خشک ہر تو نہ
میں ایک رتبہ پانی دیدیں +

لہسن

۱۔ ہندوستان میں عام شے ہے۔ کئی طرح سے برتا جاتا ہے ترکاریوں
کے معاملہ میں باری وغیرہ کے ساتھ پیسا جاتا ہے جینوں میں استعمال ہوتا ہے
سید شے نیال کی جاتی ہے۔ اس کی بو بہت تیز ہوتی ہے۔ جس ترکاری میں
اعتدال سے ڈالا جاوے اسے خوش ذائقہ بنا دیتا ہے اہل ہندو کا کچھ حصہ
اسے استعمال نہیں کرتا۔ مگر ہندوستان کا شاید ہی
کوئی حصہ ہوگا جہاں کے باشندے اسے نہ
برستے ہوں۔



مالاں علم نباتات اسے سبلی اور جنوبی
فرانس کا باشندہ قرار دیتے ہیں۔ مگر وسط ایشیا
میں یہ بکثرت خود رو پایا جاتا ہے۔ انگریز اسے
کم استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس کی تیرکی سے گھبراتے ہیں۔ میدانوں میں
اسے آہ آہ اور لمبے میں بوسکتے ہیں۔ اور یہاں وہ اس میں ماہ فوری
اور مارچ میں ہوتے ہیں۔

اس کا لوناسب آسان ہے۔ یہ اکثر کھیتوں میں لویا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا

کی شدت کئی مرتبہ بیان سوچا ہے۔
لب لب گل ٹریٹم بہ بکری و بکری ایم کی ایک قسم ہے۔ موم بہ بکری میں اسے اکثر
سکاٹنگ کار اور باغبان اپنے دروازوں اور کھوسے لٹے چھوٹے بانیوں میں بونیت
ہیں۔ اس کی بھی کئی قسمیں ہوتی ہیں مگر مشہور دو ہیں ہیں بوسے کا طریقہ مولا
سے جسے ہم کن دھو لکھ چکے ہیں۔

سولف

ہمارے ملک میں سولف کا بہت خرچ ہوتا ہے۔ مثلاً بدھی ویسا کوئی طرح
جس میں سولف بڑھ سکے۔ رورہ مصالحے میں یہ کام آتی ہے چینی اور کاجال
میں پڑتی ہے جس کے پین میں وہ ہو لو سولف جسک جیا لیتے ہیں اور کئی
طرح سے ادویات میں اس کا استعمال ہوتا ہے ہزاروں من سولف کا ہر سال
عرف کی کینیا جاتا ہے اور پیساری فراتے
کے قریب فروخت کر لیتے ہیں۔ سولف
کے تیل بنائے جاتے ہیں کچھ سولف کے
دائے کھاتے ہیں مدت اسے معام ہوتے
ہیں۔ اگر بڑے سولف کو اسے ناسخوں میں
کسی ندر آرائش کے خیال سے بھی لکھتے
ہیں۔ اور اس کے پتے ترکاریوں کو فوٹ
ڈاکٹ کر لے کے لئے ڈالے جاتے ہیں۔



عالمان علم بنات سولف کو نکاسے مصر کا متوطن بناتے ہیں مگر متوطن بناتے ہیں
بہشت سے یہ ہر جگہ پیدا ہوا ہے۔ یہ یودا ناسانی پیدا ہوا ہے اور کئی اور
اور اچھی زمینوں میں خوب پیدا ہوتا ہے۔ میدانیوں میں اسے اچھا لکھتے ہیں کہ وہ
سے لومبر کے اصر تک ہو سکتے ہیں اور بار بار اس کا لکھنے کے متروک سے ملے

کہ یورپ کے پیاز کی برابری کرے۔ ولایتی پیاز، سی کیل (ایک قسم کی بونگ بھی) کی قائم مقامی کر سکتا ہے۔ میداؤں میں اسے ماہ ستمبر کے وسط سے اکتوبر کے اخیر تک بونگ بونگتے ہیں اور پہاڑوں میں یہ شروع مارچ سے مئی کے اخیر تک بویا جاسکتا ہے۔ ولایتی پیاز کی یوں تو اہل یورپ سے کئی قسمیں بنادی ہیں مگر دو تین مشہور ہیں۔

ولایتی پیاز کے بیج کھلی جگہ چھڑکواں بوسنے چاہئیں اور ان پر بہت لمکا سا مٹی کا خلاف دینا چاہئے۔ جب پودے ہم اچھے اوبھے ہو جا دیں تو انہیں ایسی کیاری میں لگا دیں جس میں ابھی طرح سے کھاد دی گئی ہو۔ اور مٹی اور کھاد ایک جان ہو گئی ہو۔ جن سوراخوں میں یہ لگائے جا دیں وہ اچھے گہرے ہوں۔ اور پودوں کا بھی آپس میں چھ ہی چھ اچھے فاصلہ رہے۔ خواہ انہیں لمبی قطاروں میں لگا دیں خواہ ہموار سطح پر دو ایک مینہ تک انہیں مطلق نہ چھیڑا جائے پھر آہستگی سے گڑائی کر کے ان کی جڑوں میں کھنڈی کھنڈی مٹی اور چڑھا دی جی جائے۔ جب موسم خشک ہو تو ہفتہ میں ایک دفعہ پانی دیں اور ناکارہ کھاسوں سے کیاریوں کو پاک رکھیں۔

نمبر ۵

ہمارے ملک میں ذیرہ کا خرچ مصالحہ کے طور پر ہوتا ہے اس کا بگھا۔ جس پتھر میں لگا جاتا ہے وہ خوشبودار ہو جاتی ہے اور دایفہ بھی لطیف ہو جاتا ہے خوشبودار کے لئے کشمیری ذیرہ افضل شمار کیا جاتا ہے اور یہ درحقیقت گراں بھی آتا ہے۔ اگر اور پہاڑوں میں بھی ذیرہ کی احتیاط سے بونگ کو شمش کی جائے۔ تو ممکن ہے کہ کشمیر کے ہم پد پیدا ہو جائے بغیر پتھر کے کچھ نہیں ہو سکتا۔

یہ پودا ایک دفعہ کا لگایا ہوا دو سال تک قائم رہتا ہے بلکہ اس کا پھل

سستا ہوتا ہے کہ باغیچوں میں اس کی کم گنتا میں ہونا ہے۔ پوسے کی عمدہ ترکیب ہے کہ کھیت میں مریخ کا شا کر اونچی قطار میں بنائے جاویں جن کا آئینہ میں ہا کا صلہ رہے۔ اس کے پوتے چھ چھ انچ کے فاصلہ پر پودوں کا بڑی بڑی ٹیلا پڑیں خیال رکھیں کہ کھیت میں ناکارہ گھاسیں نہ اُگنے پادیں۔ اور جب موٹا خشک ہو تو دو ہفتہ بعد پانی دیرین۔ موسم گرمی کے شروع میں پتے زرد پڑیں۔ اور مرجھا کر گر پڑتے اس وقت اس زمین سے کھودے جائیں گے۔

ولایتی پیاز

ولایتی پیاز کو بالعموم انگریز استعمال کرتے ہیں اور انہیں کی خاطر باغیچہ میں بویا جاتا ہے۔ اس کے نرم ڈنڈے میں وہ مرجھا جاتے ہیں تو خوبوں کو خوش ذائقہ بنانے میں استعمال کئے جاتے ہیں اور نباتات کے ساتھ بھی انہیں ڈال کر اُبالا جاتا ہے۔



بالمجان علم نباتات اسے ملک سوئٹزر لینڈ کا متوطن قرار دیتے ہیں مگر ہندوستان میں بھی یہ جگہ پوسے پیدا ہو جاتا ہے کہتے ہیں کہ اتنا بڑا یہاں نہیں ہوتا جیسا کہ یورپ

میں ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسے سرد ملکوں میں اُچھتا دے تو یا جلد سے تو میسر

لہ یوت سے مراد اس کی پھاٹکیں ہیں ۲

تھاروں پر لگادیں جن کا آپس میں ۹ انچہ سیسہ ۱۲ انچہ تک فاصلہ ہو اور پودوں کا
آپس میں ۱۲ انچہ فاصلہ کافی سیسہ وقتاً فوقتاً گڑائی کرتے رہیں تاکہ وہ کھاسیں
رہ سکتے ہیں اور حسب ضرورت پانی دیتے رہیں یہ نطا ہر سہے کہ اگر ایک دفعہ
پودے لگ جاویں تو پھر ذخیرہ کافی ہو جاتا ہے اور بار بار دلا سیتے ہیں اور اگر
مناگونیکی ضرورت نہیں رہتی وجہ یہ کہ یہ پودا دلی ہی ایک دفعہ لگایا ہوا سالہا سال تک
قائم رہتا ہے۔

رضیا

دھنیا ہندوستان میں عام اور مشہور پھیر ہے۔ برصالحی میں اس کا بہت بیج ہوتا ہے
چشموں میں بھی اسے ڈالا جاتا ہے۔ ہندو اس کے پتوں کو کھنہ میر کہتے ہیں۔ دھنیا اوروہ
کے پتے پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ عالمائے علم نباتات اسے جنوبی اور پکے مستوطن قرار دیتے ہیں۔

دھنیا معمولی زمینیوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی کاشت کے لئے کوئی بڑا تر و دھنیر کا پڑنا۔ میں انڈیا میں اسے شروع ماہ اکتوبر سے نومبر کے اخیر تک جو سکتے ہیں اس بڑے پتے کی کبا دیوں میں ایک ایک کھدائی کے واسطے بکھلا دیں۔ یہ لکڑی جاتی ہے اور لکڑی بچ کر کوئلہ اور اس کے کھدائی کے



و اما اینها شمس را زود بود که محتشانی کرد و بی ماسه و زود شمس را
 زود بی ماسه را اگر بوی که به نوبت با آنکه گویا و در شمس را به
 آنکه در آنجا است و در آنجا است و در آنجا است

اسے شمالی ہمالیہ اور مشرقی بوریا کا متوسط قرار دیتے ہیں۔ بعض اگرز اپنے
 باغیچوں میں آرائش کے لئے زیرہ کے چند پودے لگانے ہیں یہ انوں میں سے
 ماہ اکتوبر کے درمیان بوسکتے ہیں۔ اور پہاڑوں میں شروع مارچ سے اپریل کے اخیر
 تک بوسکتے ہیں۔ یہ پچ کیاریوں میں قطاروں پر ایک ایک پودے بولنے چاہئیں جو یکا
 آپس میں ۱۲ انچ فاصلہ ہو زمین عمدہ ہونی چاہئے۔ کھاد اس وقت نہ دینا
 کہ یہ نہ دیکھیں کہ زمین بہت کمروست ہے جب پودے دو چار انچ اونچے ہو جاویں
 تو چھانٹنا شروع کریں۔ اس طرح ہر ایک پودے کا آپس میں اونچے فاصلہ
 رہ جاوے۔ نہ ناکارہ گھاسیں کیاریوں میں نہ لگنے دیں اور حسب ضرورت پانی
 دیتے رہیں۔ جب زیرہ کی پھل خوب طرح سے یک جا وں فصل کاٹ لیویں۔

چائیتوڑ

فرنگی صاحب لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں اس نباتات کو شاذ و نادر ہی لگ
 جاسکتا ہے۔ عالم ان علم نباتات سے انکسٹان کا متوطن قرار دیتے ہیں۔
 اس کے پتے بطور مصالحہ شوبہ میں ڈالے جاتے ہیں اور سرکہ میں ڈالی کر بھی بطور
 سلا دار استعمال کرتے ہیں۔ بالعموم اس کی جڑیں لگائی جاتی ہیں جو تکہ جوڑ
 یورپ کے تخم فروشنوں سے آورنگ سے دستیاب نہیں ہوسکتی ہے۔ اس لئے اسکی
 ہندوستان میں شاذ و نادر کااشت کی جاتی ہے۔ اور جو تکہ جڑیں بہت گراں آتی ہیں
 اس لئے ہر ایک آدمی کا کام نہیں ہے کہ اس قدر قہر و کوشش ہو پھر یہاں اس قدر
 منگنی چیز کے سونقیں بہت کم ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ اسے بہت ہی کم لگ جائیے ہونگے
 اس کے بیج بھی ولایتی تخم فروشنوں سے دستیاب ہونے ممکن ہیں۔

میدانوں میں اسے اکتوبر اور نومبر کے درمیان بوسکتے ہیں اور پہاڑوں پر شروع مارچ
 سے مئی کے اخیر تک بوسکتے ہیں اگر بیج مل جاویں تو انہیں گراں میں بونا چاہئے جن کی
 مٹی ملکی ہو۔ چھ ہفتہ تک پودوں کو دھچکڑیں۔ پھر ان کو جڑوں سمیت لگا کر کیا روٹی کی

بارہنچو لڑیں کسی قدر دائیش کے خیال سے بھی لگاتے ہیں۔ عالمان علم نباتات سے جنونی
یورپ کا متوطن ظاہر کرتے ہیں۔ سوئے کے تخم ادویات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔



یہ لڑوں میں اسے شروع اکتوبر
سے نومبر کے اخیر تک بوسکتے ہیں اور پھر لڑوں
میں پانچ کے وسط سے سنی کے آخر تک ہوتے
ہیں۔ پودہ ہر ایک معمولی زمین میں ہر جا
اور نباتات پیدا ہو سکتی ہیں عموماً گہنے
نقشو و نما ہوتا ہے اور اس کی کاشت کیلئے
بہت تر دو نہیں کرنا پڑتا کیاریوں میں ایک
ایک فٹ کے فاصلہ پر قطاریں جا کر لیتے

لوٹا جاتا ہے جب پودے دو تین انچ اونچے ہو جاویں تو ان کو چھانٹ کر بنایا جائے
ناکارہ گھاسیں کیا ریلوں میں نہ اُگنے دیں اور سب ضرورت پائی دیں جب فصل بہت
اچھی طرح سے تیار ہو جائے تو کاٹ لیں اگر صرف سوئے کے پتے لینے ہو تو چھانٹنے
کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

مار جو روم

مار جو روم۔ ایک انگریزی مسالہ ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں اس کے تراؤں میں کھانوں
طرح کے پتے بطور خوشبودار مسالہ کے استعمال کیے جاتے ہیں۔ عالمان علم نباتات اسے
یورپ کے مختلف حصوں کا متوطن قرار دیتے ہیں یہ لڑوں میں اسے ماہ اکتوبر میں
بوسکتے ہیں۔ اور بہاروں میں مارچ سے لیکر جون کے وسط تک پڑے ہیں لڑوں میں
گٹلوں میں اس کے بیج بولہ بیجے جاتے ہیں اور جب پودے کسی قدر بڑے ہو جاویں تو
ان کو گٹلوں سے اکھاڑ کر کیا ریلوں کی قطاریں پر لگادیں۔ جن کا تیس بیس فاصلہ ہوتا ہے
ہو اور پودوں کا فاصلہ آپس میں نو انچ کافی ہے۔ اگر ضرورت ہو تو ان کو پھر چھین کر علیحدہ گٹلوں

بالوں

بالوں کے بہتے نہایت چر پرے ہوتے ہیں اور چٹپی اور مصالحہ کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ عالمان علم نباتات اسے ملک فارس کا متوطن حق رہتے ہیں۔ مگر ہمیشہ سے اس پودے کی ہندوستان میں کاشت ہوتی رہی ہے۔ اس کے بیج کیاریوں میں چھڑ کو ال پونے چاہئیں۔ زمین کسی قدر مر رہی ہوں کو سوچ کی چٹپٹ ہے



بجائیں۔ مہ انوں میں آ
شہر و سائنس پر سے قرہ من کے
خیر تک حسبہ نہ تو ہو سکے ہیں
اگر بالوں ہوں کے لئے بونی
ہو تو جب پودے دو تین انچ
اوپر ہو جائیں تو اس طرح
سے چھانٹ دیں کہ پودہ کا
آپس میں ہم انچ فاصلہ رہ
جائے۔ اگر موسم خشک ہو
تو ہفتہ میں ایک مرتبہ

پانی دیں اور تاکارہ گھاسوں سے کیاریوں کو پاک رکھیں و

سویا

سویا ہندوستان میں ایک عام نباتات ہے۔ ہندوستان میں اسے بالک مٹھی وغیرہ میں ملا کر ساگ کے طور پر بنتے ہیں یا خشک بھیجا بنا لیتے ہیں اسے اضمیہ کیل بہت مفید خیال کیا جاتا ہے۔ خربہ بھی خوشگوار ہوتی ہے۔ انگریزوں سے اپنے

مال تک چلا جاتا ہے۔ خشک ہو کر ہی اپنے دم پر ہر انداز پر اس کی آئی ق میں ہیں
سیسی اور منڈا پہ پہر منڈا وغیرہ۔ یہ بچہ صاحب لکھتے ہیں کہ اگر یہی بودہ جیسے سی اور منڈا
لکھتے ہیں اس کا چہرہ چمکنا اور عین نیز۔ اس کے پھل کی سگی کا ہوتا ہے۔ وہ دیکھ کر پہاڑ
واقع صوبہ در اس میں بہت عمدہ ہوتا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ وہاں سے لاکر اسے
میدانوں میں لگایا گیا مگر وہ مات نہیں ہے جو پہاڑ پر ہوتا ہے۔ اس کی کاشت جڑوں
کی جاتی ہے جہاں پر دینہ پیلے سے نکالیا ہوا اس سے ماسے جڑوں سمیت محفوظ
اکھاڑ لیا اور قطاروں پر لگا دیا جاتا ہے۔ ان کا فصل آپس میں ایک ایک فٹ ہزار ہونا

چاہئے تاکہ پودہ نہ خراب ہو جائے اور جڑیں چھ
پچھلے کے فصل پر کاٹی جائیں تاکہ اور
مری جھڑو سے کی ہو لکڑیاں خشک کر کے پودہ
کی سیدھی میں ڈالنی بہت مفید ثابت
ہوتی ہے۔

میدانوں میں سے ماہ اکتوبر میں لگاتے

ہیں اور پہاڑوں پر موسم بہار کے آغاز پر اگر جڑیں طبعی تو یوں ہی سے لگاتے
ہے۔ یہ عمدہ اور بخاری زمین کو بہت لیند کرنا ہے۔ احتیاط رکھیں کہ ناکارہ چیز
اس کے ساتھ شریک نہ ہو جادوس اور حب موسم خشک ہو تو سونے میں ایک دو فرس
پانی دیتے رہیں۔ بعض اشخاص ٹمکوں میں بھی بودہ بند لگا دیتے ہیں مگر ان میں
یہ تر باد پھیل نہیں سکتا۔ ہم نے اس سے پہلے چھوٹے سے پانیچ میں لگایا ہے مگر کار
کے درخت اس کے پاس ہیں۔ بودہ کی بعض شاخیں اس قدر بڑھی ہیں کہ گلاب
کی چوٹی تک پہنچتی چلی ہے۔ ایک ایک شاخ ڈیڑھ ڈیڑھ سے کم نہ ہوتی۔

کلوچی

کلوچی ہندوستان میں ایک عام شجر۔ طالعان علم بات کی رائے سے

میں لگا سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ پورا ایک دفعہ کا لگا یا ہوا سالہا سال تک قائم رہ سکتا ہے مگر تاہم بہتر یہی ہے کہ ہر سال تازہ پھول سے اس کی ناشتہ کیجائے اور پھر دینے پر آوے تو فوراً اس کے سرے کاٹ کر سائے میں خشک کر لیں۔ اور بوتلوں میں بھر رکھیں یہ پودا سیدانہ کی نسبت پائونڈ بہت عرصہ تک عمارتوں میں رکھنا ہوا سلیس ضروری نہیں ہر سال نئے پھول پڑ جائیں اگر نئے پودے بھی لگائے منظور ہوں تو ان میں ہر سال موسم میں کٹ کر نئی جگہ لگا دیں۔

رائی۔ سفید رائی

رائی کا ہمارے ملک میں زیادہ خرچ آچاروں میں ہوتا ہے اور بھی کئی چیزوں میں استعمال ہوتی ہے۔ عالمی علم نباتات اس سے چھوٹی پودا اور مغربی ایشیا کا سونہا دار دیتے ہیں اگرچہ اس کے سبز پودے سے سلاد دسر کر کے کھائی و خیرہ کا کام لیتے ہیں اس کو گھول اور کھسوں میں پودا دیتے ہیں اور جب پودے اچھے دو اچھے اس سے ہوا جلتے ہیں۔ تو کاٹ کر استعمال میں لائے ہیں۔

اس نر سے کی کاشت میں کچھ زیادہ تر نہیں کرنا پڑتا۔ اگر رائی کی دانوں کی خاطر کاشت کی جائے تو یہ سے عمدہ طرح سے کیجا جائے بنانگ قطاروں میں پودا چاہئے جن کا آئینہ میں ہونٹا حاصل ہو۔ جب بیج پھوٹا دیں۔ اور پودے دو تین پتے اور کچھ ہوں چار و پتے چھانٹ دیں تاکہ ہر ایک پودے کا تیس میں ایک ایک فٹ فاصلہ رہتا ہو تاکہ وہ کھا سکیں۔ اس کے دیں اور چھوٹے پودے خشک ہوتے آفت میں ایک مرتبہ پانی دیں۔ سردیوں میں ہر موسم میں پوسٹ کرتے ہیں۔ مگر ہر پتوں میں ماہ مارچ سے سے ستمبر تک پودا چاہئے۔ موسم بہار میں اس کو پودا کر دو۔ اگر سارا کی ضرورت ہوتی ہے تو

پودا

ہمارے ملک میں بالخصوص پھولوں کی طرح پودا چاہتا ہے۔ اگر وہ پوسٹ کر کے اس کے پھول بھی کھائے تو بہت کچھ لگایا جائے۔ اس کا اعلیٰ حصہ۔ تاکہ ہر مرتبہ کا اگایا۔ یہ سارا

مشہور ہے اور اس کی خوشبو بہت اچھی ہوتی ہے۔ اکثر فربہ پڑا نر صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے اسے کلکتہ میں اپنے باغ میں لگایا تھا۔ عرصہ پیدا ہوا اگر اسے سایہ دیا جائے۔ جب ولایت میں بھی اسے سایہ کی ضرورت ہے تو اس جگہ تو لازمی ہے۔

میدانوں میں سے ماہ اکتوبر ہو سکتے ہیں۔ اور پہاڑوں پر شروع مارچ سے مئی کے اخیر تک ہو سکتے ہیں۔ سایہ کے رخ کباریوں میں قطاریں بنا کر جن کا فاصلہ آلیں میں ایک ایک فٹ ہو، اس کے بیچ مختلطے مختلطے چترنگ دیں جب پودے نکل آویں تو نہیں چھانٹ دیں تاکہ پودوں کا آپس میں تپن یا بھار بچھ نہ پڑے۔ تاکارہ دکھائیں انکو اڑتے رہیں اور جب موسم خشک ہو تو مٹی سے ہی میں ایک مرتبہ پانی دیدیں پہاڑوں پر قطاریں کا فاصلہ آلیں ۱۵۔

اچھے ہونا چاہئے۔ اور پودوں کے درمیان ۱۲ انچ کا فرق کافی ہے۔ فریختر صاحب لکھتے ہیں کہ شوربوں میں اسے مہر لکھنے کے طور پر استعمال کرنا چاہئے بہت نفیس شے ہے۔

11

ہاں کہ ہندوستان میں اگر عام ناگہ سے اس کی ہوجا کر کے بھی سہا
ہیں اور والوں کے اندر بھی کما ہیں نہ لیغور کے لئے طلباء و گند اکثر
اس کے پڑھنے والے ہیں۔ اہل علم بازار سے شہر اہل شہر کا رستوں پر زار
و سب سے اس کی کئی مکتبوں ہیں گھر گھر سے دور و نزدیک ہیں۔
سیدالوں میں اسے وسط غنیمت سے اوسے کے وسط تک بولتے ہیں۔
یہاں بے شروع باجوں سے جو اسکے وسط تک اگر اس کے بے شروع کیا
جاوے تو بہت اچھا ہے۔ سیدالوں میں بھی بہت سیدالوں سے سیدالوں
کیا گیا ہے۔ اقطار میں ناگہ سے اہل ۱۶۱ سے ۱۶۲ تک حاصل ہوئے
لوہے کا تیار ہوا ہے۔ اور تین ایک اندر سے ہوا میں انہیں بھاڑا۔ اس ناگہ

یہ پودا ملک مصر اور جنوبی یورپ کا متنو طس ہے خواہ وہ کچھ کہیں ہندوستان میں
قدیم الایام سے اسی کی کاشت ہوتی ہے۔ اس کے دلے خوشبودار ہوتے ہیں۔
اس لئے مصاحف میں کام آتے ہیں اور ادویات میں بھی بہتے پائے ہیں۔
میدانوں میں اسے ماہ اکتوبر کے شروع سے نومبر کے وسط تک بونے گئے ہیں
اور پھاڑوں میں شروع اپریل سے مئی کے آخر تک۔ کیا دیوں میں اسے ہوا
قطاروں پر بونے گئے ہیں۔ جن کا آپس میں ایک ایک فٹ فاصلہ ہو۔ جب تخم
کچھ ٹھکرا چھ دو ایچہ اوپکے ہو جائیں تو انہیں چھانٹ دینا چاہئے۔ اس طرح
پر کہ ہر ایک پودے میں ایک دو فٹ کا فرق ہو جاوے گا کہ گھاس میں کیا دیوں میں
نہ آگئے دیں۔ اور جب موسم خزاں ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پانی دیں۔

گندنا

گندنے کی کاشت اس کی گٹھوں کے لئے کی جاتی ہے جو اس کی جڑ میں پیدا ہوتی
ہیں۔ اس کا استعمال بسوں کے طور پر ہوتا ہے۔ عالمان علم نباتات اسے پستان کا
مشق ط قرار دیتے ہیں۔ میدانوں میں اسے ماہ اکتوبر کے درمیان بونے گئے ہیں۔
اسے ہلکی مگر عمدہ زمین بہت مرغوب ہے۔ کیا دیوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ
پر قطاریں بنا کر اس کی گٹھوں کو چھ ہفتے کے فاصلہ پر بونے ہیں علاوہ گٹھوں کے
اسے تخم سے بھی کاشت کر سکتے ہیں۔ موسم گرما کے شروع میں اسے زمین سے
کھود سکتے ہیں یا وہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ حسب ضرورت جب چاہیں نکال سکتے ہیں۔
فرختر صاحب فرماتے ہیں کہ اس ملک میں انگریزوں کی کشتی سے بہت کم واقف ہیں

کھٹا پالک

یہ ایک قسم کا دلا تھی پالک ہے۔ انگریز اسے سارا کے طور پر استعمال کرتے ہیں
اگر ہندوستانی معمولی پالک کے طور پر اسے بنا لیتے ہیں اس کی کئی قیمتیں ہیں فی فرسخ سال

پودے تین یا چار انچ اونچے ہو جاویں تو پھر یا تو دوسرے گلوں میں لگائیں یا کباڑی
میں لگاویں۔ اوسر یا دوسرے میں اس کی قلمیں کے زنجیر بھی لگا سکتے ہیں۔ پودوں کو خطار
پر لگانا چاہئے جن کا حاصل آپس میں آٹھ انچ ہو۔ اور پودوں کا آپس میں ایک
بک فٹ فاصلہ کافی ہے۔ پہاڑوں میں اس پودے کی قلمیں اپریل یا موسم بہار
میں کاٹنی چاہئیں۔

حقائق

۱۔ تاہم ایک دلا بڑی نباتات ہے جو خوشبودار مصالحوں کے طور پر مرنے والی ہے
یہ امر ای علم نباتات اسے جنوبی یورپ کا متوطن قرار دیتے ہیں۔ ایک بڑے پتے
لگاتے ہیں کہ فلک کے سرکاری بلع میں یہ بیس سال سے زیادہ عرصہ تک نشتر
شکوہ لاٹھیکے اگتارے۔ فریجری صاحب کا قول ہے کہ انہیں اس پودے کو موسم گرما
وربرسات میں بحال رکھنے میں سخت دقت پیش آتی۔ وہ کہتے ہیں کہ اسی میں
اس پودے پر پھوسا جوں کہ ماہ اکتوبر میں اس کے بیج لگے جاویں اور موسم
رما کے شروع میں پودوں سے تھوڑے سا پائے میں خوب انک کر لیتے ہوں
ورپھر پوتلوں میں بند کر کے اسی طرح سے ساگ کا ڈاٹ لگا۔ جس سے ضرور
بال راستہ ہل کریں۔

مہدالوں میں اسے ماہ اکتوبر میں لگا سکتے ہیں۔ اور پہاڑوں پر وسطیٰ علاقوں
ی کے اخیر تک لگا سکتے ہیں۔ بچوں کو گلوں میں لگا کر سانس کے رخ رکھنا۔ اور اس
دار دریا کی رین سٹی کی اکھا اور یا غیجہ کی مٹی مساوی مقدار میں بھروسے سے
انی دیا کریں۔ جب پودے اونچے اور پچھے ہو جاویں تو انہیں وہاں سے لگا کر
موت سے محفوظ کر کے لگا۔ اس طرح اس گلوں میں بھی وہی ہر سال سادہ
ہیں کہہ دوں۔ سب سے کچھ اور بڑے ہو جاویں تو تیسری مرتبہ ان کے گلوں میں ہی
بڑا اس وقت کریں کہ ان کو اسے مرنے والی دیکھیں۔ یہ سال ہی کے لئے لگا کر



ایسی طرح سے لہو لہا
ہوں۔ آنکھوں میں رسوں
وں نہ ہیں لگا کرے رہیں
اور مالی دینے رہیں۔
جب یو۔ سے بھوٹ
کے آثار ظاہر کریں
فی الفور سروں کو لہج
ڈالیں۔ ہر سال عمر
اور تازہ بیجوں سے
حاشت کر رہیں۔

سیتی

یہ ایک ولایتی نباتات جسے انگریز اسٹمال کرتے ہیں۔ اس کی کئی قسمیں ہیں
مگر مشہور چند ہیں۔ اسٹمال میں بھی ایک قسم کی سیج پیدا ہوتی ہے۔ اور بہت کچھ لایا
سیج کے درختاں ہیں۔ مگر وہ بات نہیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ سیتھو اور
اسے کلکتہ کے سرکار ہی باغ میں بویا گیا تھا۔ اور پانچ برس تک اس میں بدل نہیں
آیا۔ اصل ولایتی سیج کا ہمارا موسم گرما اور برسات میں قائم رہنا نہایت مشکل ہے
یہ لوہا نہایت نازک ہے اور ہفت اونیٹا سے کام لینا پڑتا ہے جس زمیں میں
یہ بویا جائے اس میں خیرا رکھنا چاہیے تاکہ اس میں ایسا شیبہ نہ ہو جو برتا
کا یا تو کھڑا ہو گا۔ تو بوسے برسات میں ہی اس طرح بویا جائے کہ اس کے لئے زمین غلا
چاہئے۔ اس میں کسی قدر بوجھ کا تجربہ ہو۔

میدانوں میں اسے ماہ اکتوبر میں بویا سکتے ہیں اور بیماروں میں شروع مارچ
سے مئی کے اخیر تک بویا سکتے ہیں۔ پہلے اس کے بیج گلوں میں بویا جائے چاہئے خوب

لینی چاہئے۔ جو خوب مٹری ہوئی ہو۔ اگر اُپلوں اور لکڑی کی راکھ کا بھی جزو شامل کر دیا جاوے تو مفید ہے۔

بیاز کے بیج کیاریوں کی قطاروں پر جن کا پس میں ایک ایک فٹ فاصلہ ہو چھڑکواں بولنے چاہئیں۔ اور لگا سا اوپر سے مٹی کا غلاف دیو گیا۔ اس کا پلو نیکا بہترین موسم ۱۵ اکتوبر سے یکم نومبر تک ہے۔ جب بیج پھوٹ کر چھوٹے چھوٹے پلوں کے شکل آویں تو انہیں چھانٹنا شروع کریں اس طرح ہر کہ پلو دوں میں لگائیں ہر ۴ یا ۵ انچ کا فاصلہ رہ جائے ان پلوں کو کچھ دنوں بعد کسی دوسری جگہ بھی لگایا

کر لگا سکتے ہیں مثلاً اگر اور کسی

نباتات کی کیاریوں میں اسکو

ایک ساتھ لگانا منظور ہو یا

کوئی فالتو جگہ گئی ہو اس

لگانے کی ضرورت ہوتو نچو

اکھاڑ کر لگا سکتے ہیں جو باز

کے پلوں سے دسٹا جنوری سے

پہلے ایک جگہ سے اکھاڑ کر

دوسری جگہ لگائے جاتے ہیں

وہ موسم گرما کے آغاز میں پھولنے لگے ہاتے ہیں اس لئے ان سے مدد بہانہ کے کٹھیموں کی توقع نہیں رکھ سکتے۔

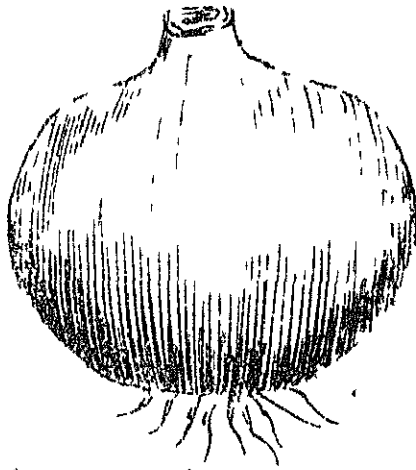
بیاز کے کھیتوں یا کیاریوں کو ناکارہ گھاسوں سے پاک رکھیں اور جب موسم

خشک ہو تو پھیں ایک دوسرے پانی دیں یہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابھی بیاز کی کھیتی

آدھی ہی ہوتی ہے کہ بچے نہ بڑھ کر مچھلتے گھٹتے ہیں یہ صورت نظر آوے تو

فی الفور لکڑی یا اُپلوں کی ماکھ سطح کیاریوں پر ہفتہ میں ایک یا دو دفعہ ڈالیں

بعد پھر پانی دینا جب بیاز کی کھیتیاں پوری جسامت کو پہنچ جائیں تو پانی دینا



سرم گرم کر لے کر شروع میں سر سے کاٹ کر سایہ میں خشک کر کے بوتلوں میں بھر لیں ایک ہی
 بوتل سے کئی سال تک فائدہ نہیں رہ سکتے۔ بہتر تو کسی پیسہ سے چند ہر سال ان کو بویا جائے +
 ہارڈ وول میں موسم ہمارے آغاز میں گلوں میں درج بوتلوں اور ایک سال تک انہیں
 میں رہنے دیں پھر گلوں میں سے نکال کر رہیں ان کا درجہ تک چلوں میں رکھیں رہیں
 کسی قدر سایہ میں رکھیں جب کہ وہیں رہا کریں تو سایہ کا کام تک پانچ آٹے
 دیں زمین عمدہ انتخاب کریں جس میں ناکارہ گھاسیں اور جھاڑیاں نہ ہوں +

پیاز

پیاز ہندوستان میں ایک نہایت مشہور چیز ہے اس ملک کے ہر حصہ میں پایا جاتا
 ہے اگرچہ اصل پیاز کا ایک حصہ اسے استعمال نہیں کرتا مگر باقی تمام قومیں اسے شوق سے
 کھاتی ہیں یہ وہ تر بہ صفا گندہ میں ڈالا جاتا ہے مگر اور کئی طرح سے بھی رونا جاتا ہے
 اس کا آچار ڈالے جاتے ہیں۔ سرکہ میں ڈال کر کھاتے ہیں دالوں میں درج کیا جاتا ہے پیاز
 کے ساتھ پیسہ حاتمہ سے متوفی ہے اس کی نرکاری بھی ہوتی ہے +
 عالمان علم نبات اسے ملک افریقہ کا متوطن قرار دیتے ہیں مگر دنیا کے تمام
 حصوں میں زمانہ قدم سے اس کی کم و بیش کاشت ہوتی رہی ہے میدانیوں میں پیاز
 کو وسط ماہ اکتوبر سے نومبر کے وسط تک بوسکتے ہیں ہندوستان میں پٹنہ کا پیاز اور
 بمبئی کا پیاز بہت مشہور ہے۔ مگر مصری پیاز بہت سلیقت نگاہ ہے اگر مصر سے اس
 پیاز کے تخم بچاؤ تمام ملک کو کاشت کریں تو امید ہے کہ کامیابی ہوگی بڑی بڑی پیاز
 کہ پیاز کی بہت حلد خراب ہو جاتی ہے اس لئے نہایت احتیاط سے کام لینا چاہئے
 پیاز عمدہ اور کھلی زمین کو پسند کرتے ہیں کسی قدر درخت کا چڑو چھاؤ اس میں
 کھاوا اچھی طرح سے دی گئی ہو چوکنہ پیاز کی بیج بہت گہرائی تک نہیں جاتیں اس لئے
 گہرائی گہرائی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا دیوں میں کھاوا مجموعی دس گہرائی کے ساتھ ایک
 جان کر دیں تاکہ چھ چھ اچھے گہرائی تک کھاوا اور مٹی ایک ہو جائیں کھاوا مجموعی

کم کر دیں۔ جب پتہ زرد اور خشک ہو چکے آثار ظاہر نہ کریں تو ان کا چڑا سا بانڈھ
دیں تاکہ وہ زمین کی طرف نہ گرے اور نہ ہی ہو کہ جھکنا پڑے۔ جب پتہ بالکل خشک ہو جاوے
تو فصل کھود لیں۔ پیاز کو پہلے خوب ڈھونڈ میں خشک کر لیں پھر کھیتوں اور بونوں
میں بکھر لیں ورنہ یہاں بالکل بنو جا دیں۔

اگر پیاز کی عمدہ طرح حاصل کر سکتے ہوں تو بہت بڑے بڑے اور صحیح و سالم پیاز نکلتے
جھانٹ کر ماہ اکتوبر میں کھیا دیوں کی تعداد ۱۵۰۰۰ جین کا لیں میں ٹو وینٹ فائیو سو
ہو دیں اور گھٹھو ۲۰۰ لیں ۱۸ ایکڑہ فی سہ ہیکٹیر بڑے پہلے اُنکی چوٹی کو تیز جاتو
سے کتر کر پھینک دیں۔ اس ترکیب سے بہت بہت بڑے پیاز نکلتے اور بھول اچھے آئیں گے
اور آخر کار نہایت عمدہ بیج پڑیں گے۔ فرم فرما صاحب گشتہ میں کہ اگر مال گشتہ کے
بیجوں سے کاشت کر فی فٹلوں ۲۰ تو پہلے بیجوں کو ناندوں یا بکسوں وغیرہ میں لٹایا جائے
اور پھر جب یو دسے تین چار ہفتے پہلے چھو جاویں تو باقاعدہ کھار بوں میں لگادیں
مگر گرانہ جو دیں۔ یا فی ہفتہ میں دو تین مرتبہ دیتے رہیں۔

موسم گرما کی ترکاریاں

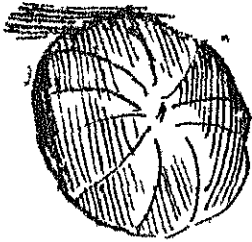
گدڑ و سیب پھل

گدڑ و سیب پھل اگر وہ بہت بڑے اور نہایت بڑے ہوں تو بہت بڑے ہوں گے۔ اگر چاہیں
تو بہت بڑے ہوں گے۔ اس قدر مال کی پھل پھل ہوں گے۔ اس کا بہت بڑے ہوں گے۔ اگر چاہیں
اس قدر مال کی پھل پھل ہوں گے۔ گدڑ و سیب پھل اگر وہ بہت بڑے ہوں تو بہت بڑے ہوں گے۔ اگر چاہیں
یہ کچا بھی کھا جاتا ہے اور جب پکے کر سفیدی مائل سرخ پڑ جاتا ہے تو اسے توڑ کر
مکھنڈ سے کوٹھکے بھر دیتے ہیں اور وہ ہم سر میں کات کات کر دیتے ہیں اور کات
بھی لٹکا دیتے ہیں۔ جو کھانے کے لیے کات کات کر کے سر پر ہو گئے ہیں جن سے کات

جب اوگے آویں تو گزور چھاٹ دس ساور مہیوٹ لہنے دیں۔ اگر سب یکساں ہوں۔
تو دوا یکساں نکال دیں۔ مگر یہ خیال ہے کہ جہاں بیج بوئے جا دیں اس جگہ کہاں چھوٹ
اچھی طرح سے ڈالی گئی ہو۔ ولایتی کدو کی بیجوں کو ٹینک دیتے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

پیٹھا

پیٹھا



پیٹھا۔ جی کدو کی ایک قسم ہے مگر یہ بکری
کے طور پر بہت کم استعمال ہوتا ہے اس کے ستر کی
نہایت لذیذ اور نفیس مٹھائیاں تیار ہوتی ہیں۔ اور
بڑیاں بنانے میں بہت برتا جاتا ہے مذہبی میال

سے بہت سے اشخاص اس کو اپنے ہاتھ سے توڑتے ہیں اور کئی مذہبی رسوم میں یہ کام
آتا ہے۔ اس کی بیجیں بہت دور دور تک چڑھ جاتی ہیں۔ پیٹھا شروع شروع میں
رد گئے وار ہوتا ہے۔ مگر جوں جوں ٹھٹھا جاتا ہے ویسے ہی چمکنا ہوتا جاتا ہے
اس کا چمکنا باہر سے سفید ہوتا ہے۔ سہارنپور کے پاس بگڑت ہوتا ہے

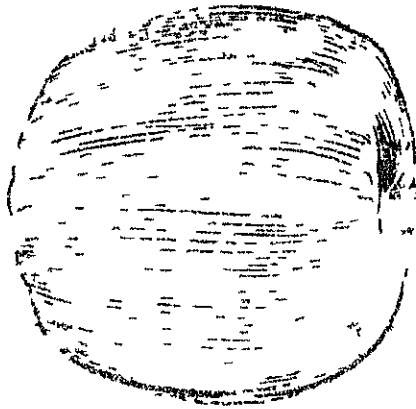
میدانوں میں ایسے ماہ مئی کے وسط سے جولائی کے وسط تک بوسکتے ہیں۔ اور
پہاڑوں پر پیدا نہیں ہوتا۔ سنگال میں اس کی سیلیں بول چھتر اور چیتول پر بڑھا جاتے
ہیں۔ مگر سہارنپور میں بغیر کسی ٹیکہ کے زمین پر بہت اچھا پیدا ہوتا ہے۔ اس کے
لئے زمین ایسی انتخاب کرنی چاہیئے جس میں کسی قدر ریت کا بھی حوض شامل ہو۔

ایچ دھ کے فاصلہ پر گاہ سے سوراخ کے کے پانچ پانچ چار چار ہج دیں۔ جسے ہوتا
آویں تو کدو رکھا آویں اور مسوطہ پتہ دیں۔ اسے ب ضرورت چھوٹا مسوطہ دیں۔ اور
ہوئی کھا جھوٹا ہوتا ہے۔ پتہ تیار ہی میں ڈال دیں۔ یا اگر دینا چاہتے ہیں۔ اس کے
تو کہاں کی ضرورت نہیں۔ اسے اسے بیجیں میں کدو مٹھا نہیں سب کا مارا مالٹا

چار ہزار فیٹ تک کی بلندی پر فصل گرما بغیر ٹیگ کے پیدا ہوتی ہے کسی پہاڑ کی ضرورت نہیں اور فصل برسات کی بھلیں انہی بلندی پر چھبڑوں یا ٹیگوں پر چڑھا دی جاتی ہیں۔ لیکن پانچ ہزار سے چھ ہزار فیٹ تک کی بلندی پر کہ وہی فصلوں کے لئے مطلق ٹیگ وسیعہ کی ضرورت نہیں۔

ولایتی کدو

ولایتی کدو بھی کدو کی ایک قسم ہے جسے انگریز بہت استعمال کرتے ہیں اس کا رنگ سبزی مال سفید ہوتا ہے اور کدو چکر دار ہوتا ہے اس سے بہت کچھ بنائے جاتے ہیں اور وہ نہ لکڑی کی طرح سخت ہو جاتا ہے۔ اور ہر قسم کے بیج اُتار دے جاتے ہیں فرنیچر صاحب لکھتے ہیں کہ قبول ایک نامزدگار کے امریکہ میں اس کی بہت کاشت



کی جاتی ہے اور اس کی کئی قسمیں ہیں مگر بنائے پر سب کا ذائقہ قریب یکساں ہو جاتا ہے وہاں قطاروں پر لگاتار سے سواری کے دو دو تین تین بیج ڈال دیتے ہیں فاصلہ معقول رکھتے ہیں

منا کہ بلیس خوب پڑھیں۔ فرنیچر صاحب لکھتے ہیں کہ جنوبی بنگال میں ولایتی کدو ماہ اکتوبر کے آخر میں بویا جاتا ہے۔

میدانوں میں اسے ماہ فروری کے وسط سے اپریل کے وسط تک بویا جاتا ہے پہاڑوں پر مارچ کے وسط سے جون کے وسط تک بویا جاتا ہے کسانوں میں یا کھیتوں میں چھ بیج کے فاصلہ پر لگاتار سے سواری کر کے تین تین چار چار بیج بویا دیں۔

گھاسوں کو اکھاڑتے نہیں۔ کبھی کبھی سیلوں کو اڑھٹا کر دیکھ لیں کہ پتے کسی درجہ سے ٹڑکے تو نہیں۔ کبڑے کرڑوں کا خیال نہ کریں کہ گھیت یا کیاریوں میں داخل نہ یاویں۔

لوکی

لوکی جسے گھیتا بھی کہتے ہیں۔ کدو کی ایک ملائم قسم ہے اور ہندوستان میں ہر جگہ یافتہ جاتی ہے۔ لوکی کی سیل چڑھتی ہے اور پھلنی ہے مگر اس کا رنگ سفیدی مائل سبز ہوتا ہے۔ اندر سے سفید گودا رنگ ہوتا ہے اور بیج بہت نرم ہوتے ہیں جب لوکی اعتدال سے زیادہ درسیلوں میں پھٹنے دی جاتی ہے۔ تو اس رنگت کا پک جاتی ہے۔ اور کھانے کے کام کی نہیں رہتی۔ بعض لوکیاں گولی ہوتی ہیں اور بعض لمبی بوتلی نما۔

میدانوں میں ایسے شروع مارچ سے ماہ جولائی کے وسط تک رو سکتے ہیں اور پھر اس میں ایسے شروع اپریل سے مئی کے وسط تک رو سکتے ہیں۔ لوکی ہر رنگ کی زمین میں اس میں نباتات پیدا ہوتی ہے۔ اس کی نشوونما ہو جاتی ہے۔ مگر ایسی زمین کو بہت ہی پسند کرتی ہے۔ جس میں کسی قدر ریت و جرو ہو اور مٹی کا ہادی گئی ہو۔ بوسے کا طریقہ وہی معمولی ہے جو کدو اور پیچھے کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔ اس کی بھی دھڑ فصلیں ہوتی ہیں ایک فصل گرا اور ایک فصل برسات فصل گرا کو خوبانی دینا چاہیے۔ یہ ہموار زمین پر لائی جاتی ہے مگر فصل برسات کو قطاروں پر پونا چاہیے۔ جن کا آس میں چھ چھ فٹ کا فاصلہ ہو۔ اور جب پودے پانچ چھ اونچے ہو جائیں تو ان میں ٹیکوں یا جڑوں کا ہاجا ہے۔ یہ مقامی آدمی بولی کی سیلوں کو بالعموم موسم برسات میں اپنے چھتروں اور چھتوں پر چڑھا

پودے چار پانچ انچ اونچے ہو جائیں تو ادھیں قطاروں پر دو دو وقت کے پھل
پر لگادیں اور قطاروں میں بھی اتنی ہی فاصلہ رہنا چاہیے باہواری گیاریوں کی
سطح بریج لودوں اور حبس ہاؤس آدیں پھل چھانٹ دیں۔ اس طرح سے کہ ہر ایک
پودے کا آپس میں دو فٹ کے قریب فاصلہ رہے تاکہ لگھاسوں کو اکٹھا کرنے
میں اور گرمی اور طیر سے بچاؤ میں ہر ایک پودے کو اپنے فاصلے میں رہنے کی سہولت
میں پھل چھانٹیں۔ اس سے پودے کو اپنے فاصلے میں رہنے کی سہولت
پودوں کو سایہ ملتا رہے۔

چمپینڈے

چمپینڈے ایک عام ترکاری ہے جو ایک قسم کی ٹری اور لہریہ واسیم کی
طرح ہوتے ہیں اس کی سلی بہت اونچی چڑھتی ہے چمپینڈے یا ٹی چمپا نیوٹے
ہوتے ہیں اسے کاٹ کر بناتے ہیں انگریزی میں اسے اسٹیمل کر کے ان میں دو قسم کے
چمپینڈے ہوتے ہیں۔ ایک اسے دوسرے کسی قدر چھوٹے ان کے رنگوں میں
بھی کسی حد اختلاف ہوتا ہے ایک کارنگسار دنی مال رہتا ہے اور زردی
مال سنو دھا یا ہوتی ہے۔

بیج قطاروں پر بوسے ساتھ ہیں بس کا آپس میں ۵ یا ۶ فٹ فاصلہ ہونا ہے
میدانوں میں چمپینڈے دھارا یا پچھلے دھارا کے وسط کے لوہے کے ہیں
نکریاؤں پر یہ لگائیں ہوسکتے ہیں اور دوسرے پھل اور سبزیوں کے درمیان
لگادیں اور پھر چھوٹے یا بڑے دھارا یا پچھلے دھارا کے درمیان لگائیں
اسی یا مٹی کے تھیرے میں دھارا یا پچھلے دھارا کے درمیان لگائیں دوسری
دھارا یا مٹی کے تھیرے میں لگائیں۔

حب پودے تین چار انچ کے ہو جاتے ہیں۔ تو چھانٹ دیتے ہیں تاکہ بیلین اچھی طرح سے پھیلے۔ ٹینڈے ایسی زمین میں بونے چاہئیں جس میں کسی قدر ریت کا جزو ہو۔ اور انکی کھاد بھی دی گئی ہو سخت زمین میں ٹینڈے نہیں پیدا ہو سکتے۔ ڈیڑھ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ کھارات اور سندھ کی جانب ٹینڈے موسم ڈمارا ایسے مقامات میں پیدا ہوتے ہیں جس کی بناوٹ سنگال کے پانوں کے گہروں سے مشابہت رکھتی ہے مگر خاک ہلکی، شالی وادو ہمارے چاہ میں ان کی کاشت معمولی طور سے زمین پر کی جاتی ہے۔ کئی خاص تو وہ نہیں کیا جاتا۔

بھنڈی

بھنڈی۔ جسے اکثر بھنڈی توری ہی کہتے ہیں موسم آگاہ اور برسات کی بھنڈی میں ایک عام ترکاری ہے جب بھنڈیاں اچھلتی لڑکی سے زیادہ پودوں پر رہنے دی جاتی ہیں تو پک کر کھانے کے کام کی ہیں۔ ریتیں بیج بڑے اور بہت سخت ہو جاتا ہے۔ ہندوستان کی بہنڈیاں پرانی ہیں جو سنہ ہیں اگرچہ بھنڈیاں امریکہ کے بھنڈیوں سے ملتی ہیں۔ ان پر وہاں نہیں ہوتا



بھنڈی

میدانوں میں اسے شروع ماہ مارچ سے جولائی تک بونے جاسکتے ہیں۔ اور پہاڑوں پر دسمبر سے اپریل تک بونے جاسکتے ہیں۔ ایک بونے ہوئے بھنڈی کی لمبائی تقریباً ۱۰ انچ ہوتی ہے جس میں کسی قدر ریت کا جزو ہوتا ہے۔ اور جو بھنڈی بونے کی گئی ہو وہ بھنڈی کی طرح نہیں ہوتی۔

کمہن سیم

کمہن سیم۔ آجہ ایک مرتبہ کی لگائی ہوئی۔ ہمیشہ تک فائدہ دے سکتی ہے۔ گویا عجم ہر سال بولی جاتی ہے۔ ولایتی سیم یا دریچہ میں سے یہ ذائقہ میں کم شمار نہیں ہوتی یہ سیم کٹار کی صورت کی ہوتی ہے جہاں اس کا نہایت ملائم اور ردی مائل سنسز ہوتا ہے میدانوں میں اسے شروع ماہ مئی سے جوں کے بغیر تک لو سکتے ہیں اور پھاڑ پر بھی شروع مئی سے جوں تک بولی جاسکتی ہے اگر عمدہ زمین پر بولی جاوے تو کھاد ڈالنے کی بھی پیداں ضرورت نہیں ہے کیماں ہی میں قطاریں بنائی جاویں جن کا آپریشن پانچ سے چھ دن تک، راہ مار ہر ۸ سے ۸ انچ تک حاصل ہے پڑے جاویں تو مٹر کی طرح ان کو بھی ٹیکیں ویدیں موسم برسات میں یہ پودا خوب بھٹاتا برسات کے خاتمہ کے دس اسہیں بولی آنے لگتے ہیں۔ اور برسات کے بعد پھلیاں اترنے لگتی ہیں۔ جب تک زیادہ کٹہر اور بالا نہیں پڑتا تب تک پہایاں راور اترتی رہتی ہیں

لوپیا

لوپیا ہندوستان میں ایک عام ترکاری ہے۔ ایک بڑے لگا لگا کر اس کا بطور دال کے استعمال کئے جاتے ہیں کچھ پھل کٹر کر چھریک لی جاتی ہیں۔ پورے میں اصحاب بھی اسے اوبال کر کھاتے ہیں ہندوستان میں بھی لوپیا کی چند قسمیں ہیں بلوچستان میں جو لوپیا پیدا ہوتا ہے اس کی پھلیاں بلی اور ملائم ہوتی ہیں۔ اور بیج بھی بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں کہ تو میں جو لوپیا پیدا ہوتا ہے اس کی پھلیاں بہت لمبی اور بڑے ہوتے ہیں

رودا سیم - تہور سیم کھاج

سیم کی یہ دونوں قسمیں بطور میل سکے جایا کرتی ہوتی۔ درختوں یا بالوں کی جھیلوں پر چڑھتی ہیں۔ پہلیوں کی خاطر انکی کاشت کیجاتی ہے کہ کھاج یا تہور سیم قریب ۶ انچ کے لمبی ہوتی ہے۔ انکی بیرونی سطح پر چھل کی مانند نرم رواں ہوتا ہے اگر ان کو نرم توڑ کر کھایا جاوے تو ذائقہ میں فریج میں ایسے ذائقہ ہی سیم سے کم نہیں ہوتی۔ جب پھلیاں خشک ہو جاتی ہیں تو رودا سیم میں سے باغ چہرہ بیج اودے سے نکلتے ہیں اور کھاج یا تہور سیم میں سے باغ یا چہرہ تخم خاکی رنگت کے برآمد ہوتے ہیں۔

میدانوں میں۔ ان سیم کو وسط ابریل سے وسط جون تک بوسکتے ہیں یہاں اوس پر یہ پیدا ہوتی سکتی باغیچوں کی محوری زمین میں قطاروں پر چٹکا لپیٹیں یا چہرہ فٹ فاصلہ ہو۔ لیکن تخم چہرہ انچ کے فرق سے بوسکتے ہیں جب پودے چار یا پچھ انچ کے ہو جا دیں۔ تو اس کے نیچے ٹیکیں لگا دیا جاسکتے۔ تاکہ سیلیں باسانی اوپر کو چڑھ سکیں جتنا کہ ارشہ ہو تب تک ہفتہ میں ایک ارشہ پانی دیدیا جاتا ہے شروع ہو جائے تو چھربادہ تردد کی ضرورت نہیں ہے۔ ماکارہ گھاسوں سے کیاریوں کو پاک رکھیں۔ ان سیموں کی سیلوں سے اکتوبر اور نومبر تک پھلیاں اوزرتی رہتی ہیں۔ ورتھر صاحب لکھتے ہیں کہ اگرچہ پورہ اپنی اصحاب کو کہتا ہے کہ یا تہور سیم سے کم واقفیت ہوتی ہے۔ طرہ ان کے نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ ورتھر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ سیم لوہو پ کے باغیچوں کی سیلوں سے کسی حالت میں کمتر نہیں ہوتی

فلس ایسی جگہ سے کاٹی جاتی ہے۔ جہاں سے ٹی ٹرس ٹاٹ آتی ہوں اور سٹے کٹتے
 پہلے ہوں۔۔۔ موسم گرما کے شروع میں نکلنے ہیں۔ اور علموں کو کیا ربوں میں ۱۸۔
 اچھ کے فاصلہ رنگا دسا جاتے۔ پھر خود بخود بلیں پھیل جاتی ہیں جیسی نئی سکرندیاں
 بھی ڈیڑھ ڈھڑھ فٹ کے فاصلہ پر گاڑ دیتے ہیں اور ان سے بلیں بڑھ جاتی
 ہیں۔ بعض اس حصہ کو بولتے ہیں جو سکرندوں اور بوسے کے سوسے تہ
 کے وسط میں ہوتا ہے۔ پہلی فصل سے۔ حاصل کر کے اس میں داب دے
 جانے میں اور بوائی کے وقت اس کو نکال دینا ہوتا ہے۔
 سکرند کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ سرخ اور سفید۔ سفید کی سکرند بہت
 مٹھی اور عمدہ حمال کی جاتی ہے مگر انہوں نے کہ سہالی ہند میں یہ قسم کم پائی جاتی ہے
 سکرند کے نواح میں اس کو مہب بولتے ہیں۔

سداوں میں اسے ماہ اپریل کے اخیر حصہ سے جون کے اخیر تک بوسکتے ہیں
 مگر ماٹوں پر سکرندیاں نہیں ہوتیں۔ سکرندوں اور بوسے کے موٹے تنہ کا بڑی
 حصہ حریریت میں داب کر رکھا جاتا ہے۔ اپریل کے اخیر سے سکرند کے وسط تک
 دیا جاتا ہے مگر بلیوں کے اخیر میں لگائی جاتی ہے۔ جبکہ ایک دو بار بلیں زرد
 شدر سے ہولسی ہیں جب تک بلیں سطح زمین سے اٹھانے جاویں۔ تب ناکہ کھستے تا
 سہاری میں ناکہ کھاسیں۔ اس کے دس بعد اراں زیادہ تیز کی کچھ ضرورت نہیں
 موسم سرما کے آغاز میں سکرندیاں نالی استھان پر جاتی ہیں۔ ورتختر سکرند کی راستے ہے
 کہ سرخ کے سکرندیاں سرسار کی جاتی ہیں مگر کئی شدر کار سکرند اس لیے ہیں کہ سرخ قسم
 سکرند کہیں اچھی۔ پورے میں بھاب کو اچھی سکرند کی جگہ سے دندہ سکرند معلوم نہیں ہے
 جبکہ وہ اس کار سکرند استعمال کر کے لگے۔ کہ لوہ اس کی ماریت سے کوئی داب
 ہوتا ہے۔

میدانوں میں اسے شروع ماہ جن سے جولائی کے اخیر تک ہو سکتے ہیں۔ مگر پہاڑوں پر یہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی کاشت بہت آسانی سے ہو سکتی ہے کیا دیوں میں قطاریں بنائی جائیں جس کا آئیں میں ہم سے دھڑ تک فاصلہ رہے اور ان قطاروں پر چھ چھ انچ کے فاصلہ پر بیج اسے چھپے۔ جب پودے پیدا ہو جائیں تو مسٹرکی طرح ان کو بھی نیکیں دیدی جائیں اگر تخم حن میں نوے حادیں گے تو موسم برسات کے وسط میں لوبیا اترنے لگیگا اور اگر جولائی کے شروع میں بیج ہوئے جادیشکے تو ماہ اگست کے وسط میں لوبیا اترنے لگیگا۔

شکر قند

شکر قند یا شکر قندی ہندوستان میں شہر چنر ہے۔ ایک بہت سے اصحاب خیال کریں گے کہ اس کا ترکاریوں کے زمرہ میں کیوں شمار کیا گیا یہ صحیح ہے کہ بالعموم لوگ اسے اوال کر یا پھوں کر کھاتے ہیں مگر اس کی ترکاری ہی بہت نفعی بنتی ہے۔ البتہ بنانے کی ترکیب معلوم ہونی چاہئے۔ جو تکرار میں بیٹھاس زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے بیج اور مصالح زیادہ دینا پڑتا ہے شکر قند کی بیل رین پر خوب چیلتی ہے شکر قند میں عموماً چھ سات انچ لمبی ہوتی ہے شکر قندی



میں بعض تیلی اور بعض موٹی وسط میں سے زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ جس اوبل جاتی ہے تو چھکاتا۔ کرچھکارتے ہیں اور گودا کھاتے ہیں۔ یوں تو شکر قند ہر ایک میں پڑتا ہے۔

سبزی کی طرح عمدگی سے پیدا ہو سکتی۔ اور بولٹ جا کتی ہے۔ مگر تیلی زمین میں ہر موسم میں کھادی کہارچی الدی گئی ہو اور شکر قند اس بہتہ افراط پر اور عمدہ پیدا ہوتی ہیں، عام طور پر اس کی کاشت ملوں سے ہوتی ہے۔ یا ایسی جگہوں سے کیا جاتی ہیں جہاں موسم میں موٹی کٹی تھیں

سرساں

سرساں بہم۔ اکثر ایک مرتبہ لگا کر دوپے اور کچے دھوئیں پر چڑھا دیتے ہیں۔
 موسم پھلپان آنی ہیں۔ ہر سال لگائے کی ضرورت نہیں۔ اس کی پھلپان شمشیر
 ہوتی ہیں۔ بعض ایک فٹ لمبی ہوتی ہیں۔ بعض کچھ کم۔ حج ان میں سے سعید اور مرج بکھے
 ہیں۔ اگر کچی توڑی جاوے تو خاصی بٹی ہیں۔ انکو سرد اور نمبر میں پھلیاں بکتر بناتا ہے
 میدان میں اسے وسط ایریل سے چوں کے آخر تک بوسکتے ہیں مگر پہاڑوں میں
 نہ پیدا ہوں ہوتی۔ اس کے بونے کی نہ کرک نہ بہت کہ باغیچہ میں قطاریں بنا کر جس کا فاصلہ
 آدس میں قریب ۵ لکے ہو۔ ایک ایک فٹ کے دروں سے بچ بڑوں گز خیال ہے
 کہ حج ۳۰ بجہ گہرے لوتے مائیں۔ بونے کے ہنسنے قطاروں پر اگر عمدہ ٹری ہوتی کھاو
 ڈال دی جاوے تو بہت نام ہوگی ہنر۔ ہے کہ قطاروں کی مٹی اور کھاوا ایک جان کر کے
 بھر ختم ہوئے جاویں حسب پورے جدا پنچہ اویکے ہو جاوے تو مصبوطا و جسکے خنوں
 کی لمبی لمبی چھڑیاں ماسن مٹور بک لگائے جاوے۔ یا بہت مائیں اویچی ہو جاوے اور
 آس باس کے دھوئیں پر چڑھا دی جاوے۔ ماکارہ گھاسن۔ آگے ہیں اور اگر کوئی
 ٹیکہ رو دی یا حرات ہو جائے تو اس کی جگہ اور لگاویں۔ راہہ نزدیکی کوئی ضرورت نہیں
 خشک موسم میں جہنہ ہیں ایک مرتبہ پانی دے دیا جائے۔

کرپلا

کرپلا۔ مہندو سناں میں ایک ہر دھنڑر کا ری ہے۔ اگر اس کے نام سے
 ہی کرپلا ہٹ کا خیال ہو جاتا ہے گرسن دھنڑر کہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے۔ اس
 دھنڑر والے میں ابھی سے ابھی زکاروں کو مات کرتا ہے۔ ایسے موسم گراموں
 بکتر نہ استعمال ہیں آئے ہیں مائیں موسم ہر سناں میں کرپلا حل کرتے ہیں
 لگاؤ رشتے ہی کہتے ہیں۔ اس کی ہلکی سی سیل ہیں۔ اس کی ہلکی سی سیل ہیں۔ اس کی ہلکی سی سیل ہیں۔

ہو جا جائیگا جب موسم ختم ہر خانگیہ نور خود خود چاہے اس کے لئے دل ڈار ہوتے
ہیں۔ اس کی بھیجی جی ہے۔ دلی ایلیا اس کے سج سچوں میں کور کر لے ہیں۔ اگر اسے
بہت کم استعمال کر لے ہیں

اس کے بولے کی رکب بہت آساں ہے کمار ماں درست لڑکے بچوں کو چھڑکواں
لوہیں اور ساکھ ہی بہ جہاں رکھیں کہ تخم کہیں زیادہ اور کہیں کم بہ بڑیں صبیحہ تخم ماشی ہو جائے
تو ہفتہ کی مٹی کو خوش بار کب کر کے آہستہ آہستہ تمام بچوں پر چھڑک دے مگر تخم ماشی کے
پہلے کمار یوں کو یا بی سیسے رکھیں مگر انسا زیادہ یا بی مہو کہ مٹی کیچڑ کی ماس ہو جائے۔
جب سچ پھوٹ آویں لوگھے پودوں کو چھٹا دہن اور ناکارہ گھاسوں سے کمار یوں
مک رکھو جس صوٹ مانی دیا چاہئے۔ اس ساگ کو مڑوں سے نہیں اکھاڑا جائے
بلکہ نئے اور مہلے نوئے جائیں اس کی فصل ہیں بہ ساگ نوہیں مہو ہوٹ
آج ہے۔ اگر خوشک اکھاڑا جائے گا پودہ ماس حاصل نہ ہوگی

زناو

اگر جب پتا پوچھا کہ ایک ٹرے میں عشاء صفت ہے مگر اہم دہلی اور
اس کے گرد و نواح میں بہت مل سکا ہے۔ یہ ایک بہا سہ اید اور عات سرکاری ہے اور
اگر اس کی ٹرن اور احاطہ سے کا۔ کی کاسے نورب ماسہ مسکورے۔ راوکی
سلن چھٹی ہے۔ اور ٹرن بہ لو سدا ہونا ہے۔ جھلکے سر جمی اعلیٰ ہوئے ہیں اور تمام
بجھٹے جھوٹے گہرے واح سے ہوئے ہیں۔ راوٹری شکر مہمی کے مواہیں
ہوئے ہیں اور بعض بہت بڑے۔ آہ ہوئے ہیں۔ اگر مالوں کی ٹرنوں کو صدمہ نہ آجیے
اور غور سے چکھ دے۔ رہے اور بہا۔ مالوں کی سلیس ہیں۔ اسکی کٹی نہیں ہیں مگر دو ایک
مسوہ ہیں۔ اس سے بھی اس کی کاشت مونی ہے +
راوکی ہونے کی رکب بہ کڑکا اور کاکھہ جتنے کات کر تے ہیں۔ با

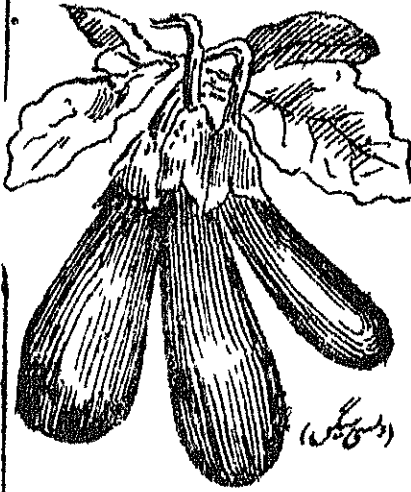
مگر کھانڈا لے کر پہنچا نہیں ہوتی۔ ہوں تو یہ معبودی زمیوں پر موفی جاسکی ہے مگر جس زمیں میں
 رہیہ کا بزدل حاصہ ہو اور خوب طرح سے کھا دی گئی ہو وہاں یہ بہت افراتے سے پیدا ہوتی ہے
 اور اچھی ہوتی ہے۔ اس کی کاسنہ کی ترکیب ہے پہل سے کھاؤں کو در سب کر کے ایک
 ایک گز کے فاصلہ پر آٹھ آٹھ دس دس بیج نو دسے جاویں۔ مگر یہ فاصلہ مسطر سے
 یکساں ہو۔ جب بیج خٹوٹ آویں تو کمر اور پورے اکھاڑ دے گاویں اور طاسور رہنے
 دے جاویں یہی تمام ہیں پھل جاوے گئے اور سب ککڑیاں اتریں گی اگر سب یکساں ہوں تو
 دو تین اکھاڑ دے گاویں تاکہ بیلن سے لگھی ہو جاویں۔ ماکاہ گھاسوں کو اس وقت
 اکھاڑنے ہیں جس تک کہ بیلن کل زمیں کو ڈھاب لیں اگر موسم خشک ہو تو سفتہ میں
 ایک دو دلو پانی دے رہیں۔



کھنے کا ساگ

حد درساں میں کھنے کا ساگ عام سے ہے دراصل۔ انھد حرفہ ہے مگر
 خاٹا انعام کھتا ہے۔ موسم گرما میں اس کا بہت استعمال۔ اس کا زائدہ سرشتی ملک
 میں آٹھا معلوم ہوتا ہے۔ سدا میں یہ ماہ مایہ کے جو سٹائے دار کے آخر تک تو
 سکے ہیں اور پٹاڑیں میراہ اریل سے تھکے وسط اسکا یہ ہے ہیں۔ ماکاہ ہر مال

زتا لوؤں میں سے جو جڑیں بھوٹ چکی ہیں۔ ان کو لگاتے ہیں۔ سد اڑوں میں اس کے
 دینے کا موسم زردی سے سنی تک ہے۔ اور پھاڑوں میں مارچ سے سنی تک۔ زتا لو
 کے ٹکڑے مارچ میں اس طرح سے لگائی جاتی ہیں کہ پہلے زمین کو اچھی طرح سے درست
 کر کے اس میں خوب پھریز سدہ کھا دیا جائے۔ اس میں جو معمول کھا دھو دھو جاتی ہے۔ جب
 لگاتے لگاتے سنی اور کھا دیا تک جاں ہو جاوے تو دو دو ٹکڑے کا صلہ پر چار چار باج
 باج ٹکڑے اور دو ٹکڑے سوراخ کھودے جاتے ہیں۔ ان سوراخوں میں
 پھر سطح کی مٹی جس میں کھا دیا جاتی ہوئی ہے بھرنا چاہئے۔ اور جب آٹھ نو اچھ گہرائی
 رہ جاوے تو زتا لوؤں کے ٹکڑے مارچ میں لگا کر مناسب احتیاط کریں جس وقت
 کچے بھوٹ آوں اور چندا بجھ لے ہ جاوے تو ان کے سروں کو ماس کی جھیری پر
 چڑا دیں۔ اگر وہ چار ملیں لگائی منظور ہیں تو کسی درجہ کا جھیری پر چڑا دیں
 مگر جب زیادہ کاسٹ منظور ہو تو ماس کی جھیری سے کام لینا چاہئے۔
 پھاڑوں پر بھی زتا لو سدہ ہو سکتے ہیں لیکن چونکہ اس پودے کو زیادہ حرارت کی ضرورت
 پڑتی ہے اس لئے بہ نین جا ہر اڑ کی بلندی پر سدہ نہیں ہو سکتا۔
 فرسٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اس کے دوسرے کی۔ رکب بھی ہے کہ زتا لوؤں میں سے
 جو جڑیں پھوٹیں ان کو موسم ہمارے لکڑہ کیاریوں میں جو سطح سے نما کی گئی ہوں ماس
 ماس بڑوں جب بھوٹ جاں اور ان کی ملیں چھوٹ لے ہی ہ جاوے تو ان میں سے
 حاصل کی جاوے اور پھر انھیں ماس کا عدد کماریوں میں فطرتوں پر لگا جاوے۔ اگر
 ہوئی ہوگی ہر ماس ملیں ٹھوٹ نکلیں گی۔ وہ ماسی دبا جائے۔ سدہ میں روٹیا
 جڑیں کوئی قائم ہ جائیگی۔ اس ماس ماس ماسی سے جھیری پر چڑا دیں۔ وہ ماسوں کے
 ماس ہ ماس کا اندیشہ ہے۔ اس وقت اعلیٰ فعل سے معمول ماس بھی بیلوں سے
 نکل آتی ہیں ان کو دسے ہیں درہ ماس بیلے ہوئے۔ کہ ماسی معمول سے ہر ماس
 لچھ پودے کی جڑیں بھوٹ جاتی ہیں۔



(دسی بیگیں)

کیونکہ صرف اسی کے لئے کوئی بھی
کاشتکار کسی قطع اراضی کو مخصوص
کر دیا نہیں چاہنا۔ بیگیں کی کئی
نسیں ہوتی ہیں۔ اور ان میں رنگ قد
اور کسی قدر ذائقہ میں فرق ہوتا ہے
لہذا بیگیں بننے اور چھوٹے ذرے کے
ہوتے ہیں ان کو تاکہتے ہیں بعض
سوٹے اور اوسے رنگ کے ہوتے ہیں

ان کو مارو کہتے ہیں اور یہ معمول پھرے ٹاپیکے کام میں آتے ہیں۔ بعض مالک گول اور
سفید رنگ کے اڈے کی طرح ہوتے ہیں جنرل حکسن ورائے ہیں کہ ٹشہ میں بیگیں
کی مانج قسمیں سب سنہرے ہیں ان کے نام یہ ہیں (۱) مانک (۲) گورھسہ (۳) مارہا (۴)
(۴) ولایتی (۵) کھاٹہ +

میدانوں میں اسے اکوہ۔ منزع مارچ اور منزع جون میں بوسکتے ہیں۔ مگر
پہاڑوں میں نہیں ہزارفت کی ملندی سے اوپر پیدا نہیں ہوتا۔ شمالی سہہ میں اس
کی سال پھر میں معمول میں نصیب یونی عانی ہیں۔ پہلی ماہ اکتوبر کے آخر میں اس
طرح سے بوسکتے ہیں کہ کاریاں سب طرح سے درست کر کے چھڑک دیئے ہیں۔ اور
۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
رہتے ہیں۔ وسط فوری میں یہ پودے اکھاڑ اکھاڑ کر ماقاعدہ کاریوں میں بٹاری
پہناتے پھرتے ہیں۔ جن کا آس میں ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
میں آس میں ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
لڑیں کرگڑ۔ رہتے ہیں اس فصل سے مارچ کے آخر تک بیگیں اڑنے لگیں ہیں
اور چونکہ ان کے رہنے ہیں۔

خٹورے قطعہ اراضی میں ہوتی ہے۔ اور کاشتکار بہت بڑا فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اگر اس کی کاشت کی طرف توجہ کی جائے تو بہت فائدہ سے منقول رہیں +

پنول کی پل چڑھی ہے اور یہ لودا ایک مرنہ کا لگایا ہوا درک سارہا ہے۔ ہر سال پل ہری ہوتی ہے اس کا پل گاؤم اور مرنہ چار بجہ کے لہا ہوتا ہے جب تک کچا رہتا ہے تو اس کا رنگ نہری مائل سبز ہوتا ہے اور جب تک جاتا ہے تو پل چڑ جاتا ہے +

مہینوں میں اسے شروع ماہ مئی سے جولائی کے وسط تک دیکھنے میں اور بہاروں میں برہمن ہزارہ کی بلندی سے اوپر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے پونے کے لئے ہلکی زمین انتخاب کرنی چاہئے جس میں قریب کا بھی کوئی درجہ ہو۔ اور اس میں خالص مانی نہ رہ سکے۔ اور نسبت میں نہ ہو اس میں شہ کے حاصلہ برہمن پانچ سات ست پانچ بوہن جب پھوٹ جاویں تو کمزور کال دیں اور طافور رہتے دیں مگر سب اچھے ہوں تو رہے دیں مگر یہ خیال رہے کہ پونے گھنے نہ ہو جائیں۔ سبب زمین پر پھلنے دیں۔ بعض اس کی پلوں کو درختوں اور جھروں پر بھی چڑھا دیتے ہیں مگر بعض تھوڑے کاراں کی رائے ہے کہ اس میں برہمن کے پھلنے سے ملو اچھے لگتے ہیں۔ مانی دہنے کی اسے ضرور ہے مگر اعدال کے ساتھ۔ ناکا ہ گھاسوں سے کھاروں کو مائل پاک رکھیں۔

بینکس دیسی

بینکس مشہور نر کا ہے اس کو لمبی طرح سے استعمال کیا جاتا ہے آچار تیرا سے کھانا کھاتے ہیں۔ اور لکڑی لکڑی سے مٹی ہے۔ گو اس کا پودا ایک مرنہ کا لگایا ہوا درہہ فائدہ رہا ہے مگر یہ مانی اس کی کاشت ہوتی ہے

ہیں کہ کباری میں ایک جگہ اکٹھے آئے سب بیچ نہ دئے اور پھر چاروں طرف سے نہیں
بین فٹ کا فاصلہ چھوڑ کر اور اسی طرح سے اکٹھے نہ دئے۔ جب سچ بھوٹ "بھٹکے۔ نو
بھٹکے اور گھٹے اور کھاڑ دئے باقی کی زمیں مسلسل بھٹکے دس۔ رسائی فصل کباروں کی
مطاروں پر لوتی جاتی ہے۔ جس کا آس میں اچھٹ فاصلہ ہونا ہے اور ہر ایک
سچ سب آٹھ ایک کے فاصلہ سے ہونا چاہیے۔ جب پورے مایچ جھک ایک ایک ہو جانے
ہیں تو ٹیکس لگادی جاتی ہیں اگر سائنس میں ریڑی ریڑی خراب رہو جائیں فصل گرا کو
یوٹھے باکوس دس برابریاتی دنا مانتے۔ اور ناکا نگہاسوں سے کباروں کو صاف بکھڑ

گیا لوری

گھٹا لوری اور کالہ لوری ہیں۔ یہ بھی ہیں۔ کہ کالہ لوری کالی لوری سے کچی
فرگارا رتی ہے۔ اور اس کے کوسے لسیہ ہیں۔ اور دالچہ میں کالی لوری
کی سست نشیں ہوتی ہے۔

بہادوں میں اسے سرور اور سچ سے کالائی کہہ رہا ہے۔ اس سے ملنے میں ملنے ہار دینا
رہتا ہیں ہوتی۔ اس کو سچ کی تسمیہ دتی ہے۔ اور اس میں ہم اپنی کالی لوری کے
نہیں میں بھٹکے ہیں اعادہ کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ لوری کے بیٹوں کا عرفی
حاصلہ سرور کہہ گا کام دنا ہے اگر سرور میں دلدادہ رہد حاصل حاصل ہوا ہے۔ ہر
نصیب میں مانی ہیں وہ اس رنگ کو استعمال کرتی ہیں۔

اروی

اروی یا گھوٹاں بہاد۔ مارا مارا۔ اور تو کالہ تو ہے اور کالہ "سچ رہا۔

چولائی کا ساگ

چولائی کا ساگ لذیذ ہوتا ہے۔ چولائی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک جنگلی اور ایک باغیچوں کی۔ بہت سی باغیچوں کی چولائی کی جنگلی لذیذ معلوم ہوتی ہے اور اکثر اصحاب اسے پسند کرتے ہیں۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں مگر دو ایک زیادہ مشہور ہیں شڈ لال ساگ مرسا و جبرہ :

مساویں میں اسے شروع اپریل سے چولائی کے اخیر تک لوسکے اور ہڈیوں میں بھی انہیں آٹا میں بونی جاسکتی ہے۔ اس کے بونے کی ترکیب سہل ہے کیا، یوں ہیں اٹھارہ اٹھارہ انچ کے فاصلہ سے قطار میں ساکراں پر سج چھڑک دیں۔ اور اوپر سے مٹی کا ہلکا سا غلاف دے دیں لٹنے مٹی کو مارک مارک اوپر سے چھڑک دیں جب یوں دے چل آویں تو جہاں گھٹنے ہوں وہاں سے جھاٹ دیں اگر موسم خشک ہو تو سفتہ میں ایک مرنید پانی دے دیں اور ماکارہ گھاسیں اکھاڑنے میں۔ جب زیادہ ضرورت نہ ہوتی ہے تو اوپر بل سے بکری چولائی مک ہر مہینہ بونے پر پھینکیں یہ ساگ بہت جلد ٹھہر جاتا ہے :

لال مرچ یا ہری مرچ

ہری مرچ یا لال مرچ اگرچہ عام طور پر ترکاریوں میں بطور مصالحہ ڈالی جاتی ہے مگر اکثر توتوں کی ترکاری بھی بونے میں بہت سے حلوائی بھنیں او مال کر کھانی میں ملا کر بطور ترکاری بھنیں پوری کچھروں کے ساتھ رکھ دیتے ہیں۔ مرچ کی کئی قسمیں ہیں مگر وہ چار بہت مشہور ہیں : اس کا رنگ سرسبز اور سرخ ہوتا ہے۔ لسی مرچیں کم چر جی ہوتی ہیں اور

استعمال کی جاتی ہے اہل ہارپ اسے بہت کم استعمال کرتے ہیں مگر ہندوستانی فریب فریب



بلکہ ہمیشہ بزار رننے ہیں۔ بالعموم بہ ماہ مٹی کے آجر میں پوتی جاتی ہے اس کے ٹوٹنے کی رکب بہت آسان ہے۔ کیا ربوں کو کبھی مذکر گہرا کھڈو کر مٹی کو خوب بار بار کر لیا کھاو مجموعہ کا جود دیکر مٹی کے ساتھ انجان کر دیا بھر چودہ جودہ انچہ کے حائلہ یہ فطابن بناویا

اس پر یا پچھلے انچہ کے فریب سورج کر کے چھوٹی چھوٹی اردیاں جودہ اکچہ کے حائلہ پر گاڑ دیں اور ادھر سے مٹی ڈال دیں جو کچھ یا پچھوس دیں یا پی دستے رہیں اور ماکارن کھاسس کیا رہی میں لگنے نہ دیں کبھی کبھی گڑاٹی کرتے رہیں۔

بولی

بولی کی بول بولی ہے اور یہ بطور ساگ استعمال کی جاتی ہے۔ اہل پنجاب ملک مغربی و شمالی و اوچھ اسے شاذ و ادا ہی استعمال کرتے ہیں۔ مگر اہل بنگال اس کے بہت بھائی ہوئے ہیں۔ جتنا شچہ اکثر رنگالی اسے اپنے گھڑوں میں لگا لیتے ہیں۔ اس کے لگاتے کی ترکیب بہت ہی آسان ہے رکب کسی کوڑے میں خاص جگہ مساسب معلوم ہو اگر ماہ جوت میں بولی کھینچے یا اس کی قلم بولی جاوے تو اس کی سلی ملا زود و خود بخود ٹھہرنے لگے گی جبکہ یہ مندر قلم اویجی ہو جائے تو اسے جعفری پر جڑا دیں یا کسی چھیر پر۔ جو نگہ اس کے پتے کاٹے چوڑے ہوئے ہیں اور سلی بہت لکھی فصلی ہے۔ اس لئے سایہ خوب ہو جاتا ہے اس کی ساخوں میں پتے کے پاس چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں جو بک کر کھج جاتے ہیں اور ان کو دایتے سے ہنایہ نہ تھوڑا ادا اور سرج رنگت را آمد نہو ہے۔ اگر رنگت سے بنا جاوے تو اس کا ساگ اچھا شتاب ہے۔

یہاں چکنی مٹی اور ریت کا جزو معمول ہو جو سیاہ و سبھا مٹی ہے۔ اسی ماہ مئی کے اخیر میں
 بستے ہیں۔ کباریوں کو خوبہ درخت کر کے لٹاس سالی چاہئیں۔ جن کا آبس میں
 ایک ایک فٹ فاصلہ ہو۔ پھر اورک کی جھوٹی گانٹھوں بانگرڈوں کو ایک فٹ کے
 فاصلہ پر ان قطاروں پر چار پانچ اونچے گہرا بوبیں۔ اورک بہتہ جلد پھوٹ آدہ گی اور
 اگر بارش نہ پڑے تو پھٹتے ہیں ایک مرتبہ کوسٹیں کا یا لی دیں۔ ضروری ہیں اورک کو اٹھنے پر
 اور خوب یا لی سے صاف کر کے دھو میں خنک کر لیں تاکہ یا لی کی ہی دور ہو جائے
 پھر ان کو لورپوں میں بھر لیں۔ یا جس طرح سے مناسب سمجھیں ٹھکانے سے لگا دیں۔



(اورک)

چھوٹی مرچیں زیادہ تیز ہوتی ہیں اسی وجہ سے انہیں نلکا مرچ بھی کہتے ہیں۔
مبدا ان میں انہیں شروع اپریل سے وسط جولائی تک لے سکتے ہیں اور پہاڑوں پر
شروع اپریل سے مئی کے آخر تک



(دیکھ)

پہلے ایک کباری میں مریوں کے
چھڑکوان لہجہ جس
اور سب سے پہلے آؤں اور
تندائید اوسکے پوجائیں
لوا انہیں ہوا زمین پر
قطار و قطار لودیں ایک
قطار کا دوسری قطار سے
ڈھکھ یا دو ٹک کا حاصل
کافی ہے لودوں کو آئیں
ایک فٹاؤں رہنا چاہئے ہے
سے پہلے کبری حد پڑی ہوتی کھا

جموعہ ذال دینی چاہئے اگر زمین محدود ہو اور بے سے قید اپنے پہلے کھا دہڑ گئی ہو فوہ
پوتے و قسہ کھا دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کم شک ہو نو سجد میں ایک مرنہ
باقی دے نہیں اور نا کارہ کھادوں کو کباریوں میں جسے لڑوں پہاڑوں میں بھی لوسنے کی ہی
میکب ہے +

اورک

اورک عام طور پر بطور مصالحہ استعمال کی جاتی ہے اور اورک کی کئی طرح سے استعمال
مگر اس کی ترکاری بھی جاتی جاتی ہے اور یہ نہایت لڑ میں بہت اورک ہلکے رنگ میں ہوتا



(بیسو کیکس میوه)



(دولانی میانه)

کارخانہ پیپہ اخبار لاہور کی زرعی کتابیں

ترکاریاں اس کتاب میں ہندوستان اور مالک پٹنہ کی تمام تر کاریوں کی پیداوار کاشت پرورش پیکھداشت اور اس سے زیادہ فائدے سے حاصل کرنے کی تجویزیں درج کی گئی ہیں۔ خاص کر اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ مالک پٹنہ کی ترکاریاں یہاں کس حالت اور کس خشاک ترمو میں پیداوار دے سکتی ہے۔ اس میں ۱۲ صفحے اور ۱۰ تصاویر درج ہیں۔ قیمت فی جلد ۵۰ روپے

میوہ جات اس تمام میوہ دار درختوں کے حالات۔ ان کی رویت و نگہداشت پرورد کے طریقے لکھاؤں اور ان کی پیکھداشت۔ درختوں کے باغ و باغیچے کی غرض سے لکھے گئے۔ اور لکھنؤ میوہ سے تیار کرنے کے قابل حالات نام کے میوہ دار اسے درج ہیں قیمت فی جلد ۵۰ روپے

پھلوں کی پرورش میرہ مان اور کاریوں کے پھلوں کی پرورش کا نام ہے۔ اس میں ہر قسم کے میوہ دار کی اور مالک پٹنہ کی پیداواروں کا ذکر ہے۔ انہوں نے نو قین اس کتاب کی مدد سے ہر قسم کے پھلوں کی پرورش کی ہے۔ قیمت فی جلد ۵۰ روپے

کاشت آلو ہندوستان میں کاشت آلو کی کس طرح ہو سکتی ہے۔ اور کاشت دیگر ترکاریوں کی پرورش زیادہ سے زیادہ سے۔ ۲۴ صفحے قیمت ۲۰ روپے

فادرشیر بننے سانس اور اس کے جانے کا نام ہے۔ فادرشیر حالات اور فادرشیر کے قیمت ۵۰ روپے